بِسمِ اللہ الرّحمٰن الرّحیم

ماہنامہ

# اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلدنمبر 8 مدیر:- نعیم احمد نیّر، کتابت وڈیزائنگ: عاصم شہزاد، محمد احمد ، ماہ فتح 2138 ھش، بمطابق دسمبر 2003ء : شمارہ نمبر21

## ''اسلام فورم،، پروگرام میں جماعت احمدیہ کی نیک نامی

مورخہ ۱۰ ستمبر ۲۰۰۳ کو Köln میں جرمنی کے ایک نیم سرکاری ادارے ( Inter Kuttureller Rat in Deutschland ) کی طرف سے ''اسلام فورم'' کے نام پر ایک میٹنگ کا اہتمام کیا گیا جس میں تمام اسلامی جماعتوں کو اپنے نمائندگان بھجوانے کی دعوت دی گئی۔ احمدیہ مسلم جماعت جرمنی کی طرف سے نورڈ رائین کے ریجنل امیر مکرم ڈاکٹر سیّد بشارت احمد صاحب اور نواحمدی ترک نوجوان مکرم چنگیز ورلے صاحب نے شرکت کی۔ اس میٹنگ میں مسلمانوں کے مسائل امیگریشن وغیرہ اور رواداری وامن پسندی کے موضوعات زیر بحث آئے۔ اس صوبے میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا پروگرام تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میٹنگ میں جماعت احمدیہ کے دلائل اور امن پسند پالیسی کو بہت سراہا گیا۔ اس موقع پر ایک ایمان افروز واقعہ کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ جرمنی میں مسلم مرکز نامی ادارے کے صدر نے اپنی تقریر میں اس افسوس ناک خیال کا اظہار کیا کہ اسلام میں یہ تعلیم تو تفصیل سے ہے کہ جب مسلمان حکومت ہو تو حکومت کیسے کی جائے، رعایا کے حقوق، مزدوروں کے حقوق، بیماروں (باقی صفحہ ۲ پر)

## ☆☆☆ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام☆☆☆

### مسئلہ تعظیمِ قبلہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال ہوا کہ اگر قبلہ شریف کی طرف پاؤں کر کے سویا جائے تو جائز ہے کہ نہیں؟ فرمایا کہ'' یہ ناجائز ہے کیونکہ تعظیم کے خلاف ہے،،۔ سائل نے عرض کی کہ احادیث میں اس کی ممانعت نہیں آئی۔ فرمایا کہ'' یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اسی بناء پر کہ حدیث میں ذکر نہیں ہے اور اس لئے قرآن شریف پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہوا کرے تو کیا یہ جائز ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں،،۔ (ذَالِکَ ۃ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ ☆ یہ (اہم بات ہے) اور جو کوئی شعائر اللہ کو عظمت دے گا تو یقیناً یہ بات دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔ سورۃ الحج: آیت ۳۳)

(ملفوظات جلد نمبر 7، صفحہ 101)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا:۔'' پاؤں قبلہ کی طرف کر کے سونا تعظیمِ قبلہ کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذَالِکَ ۃ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ ☆

## شعبہ تحریک جدید کے تحت ریفریشر کورس کا انعقاد

مورخہ ۲۷ ستمبر بروز ہفتہ ریجن ہیسن ٹاؤنس میں ریجنل سطح پر شعبہ تحریک جدید جرمنی کے تحت ایک ریفریشر کورس کا انعقاد ہوا جس میں تمام صدران جماعت، سیکرٹریان مال، سیکرٹریان تحریکات نے شرکت کی، اس پروگرام کا آغاز تلاوت قران کریم سے ہوا جس کا جرمن ترجمہ بھی پڑھا گیا بعد ازاں مکرمی حمید اللہ صاحب ظفر سیکرٹری تحریک جدید جماعت جرمنی نے تحریک جدید کی بنیاد، مطالبات اور اہمیت کے بارے میں بتایا۔ آپ نے سادہ زندگی بسر کرنے، اپنے جیب خرچ یا ماہانہ آمدنی سے چندہ ادا کرنے نیز سو فیصد وصولی اور ہر فرد جماعت کو اس میں شامل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس پروگرام کی حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے ۴۹ رہی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین،

(رپورٹ، معاون سیکرٹری تحریک جدید)

## نماز سنٹر برلین میں گرجے کے ایک گروہ کی آمد

ماہ اکتوبر 2003 میں چرچ سے منسلک سترہ افراد برلین نماز سنٹر میں آئے جن کے ساتھ اسلام کے مختلف پہلوں پر سیر حاصل بحث و تبادلہ خیالات ہوا۔ مثلاً مسجد میں آنے کے آداب، اسلامی عبادات میں مردوں اور عورتوں کے اختلاط کی ممانعت، مسجد کی صفائی اور نظامت، مسجد میں کونسی تقریبات کا انعقاد ہوسکتا ہے؟ امام کیسے بنتا ہے؟ امام مسجد کے فرائض کیا ہیں؟ نوجوانوں کو مذہب کی طرف کیسے لایا جائے؟ اسلام اور عیسائیت میں مشترکہ اقدار کونسی ہیں؟ غرضیکہ یہ مجلس نہائت دلچسپ رہی۔ سوالات کے جوابات مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربیّ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دیئے۔ مہمانوں کی طرف سے بھی مختلف آراء کا اظہار کیا گیا۔ نیز جرمن زبان میں لٹریچر بھی پسند کیا گیا اور کافی تعداد میں ساتھ بھی لے کر گئے۔ آخر میں مہمانوں کی ماحضر سے تواضع کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے نیک روحوں کو جلد از جلد مسیح کی آمدِ ثانی کی حقیقت پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

## رپورٹ اجتماع برائے واقفین نو

الحمد للہ ریجن مائن فرانکن کو مورخہ 20 ستمبر 2003 کو آٹھواں یک روزہ اجتماع برائے واقفین نو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ افتتاحی تقریب ساڑھے دس بجے مکرم احسان الحق صاحب ریجنل امیر مائن فرانکن کی صدارت میں شروع ہوئی تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم احسان الحق صاحب نے خطاب فرمایا اور بانی تحریک وقف نو سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خطابات کے حوالاجات کے ساتھ قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تین بجے حسن قرآت، نظم اور اردو املاء کے مقابلہ جات ہوئے۔ بعد ازاں سوال و جواب کا دلچسپ پروگرام ہوا جس میں واقفین نو نے بہت جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔ یہ مقابلہ مکرم چوہدری حمید اللہ ظفر صاحب نیشنل سیکرٹری تحریک جدید کی موجودگی میں ہوا۔ ساڑھے پانچ بجے معزز مہمان نے اپنے اختتامی خطاب میں واقفین نو کی بہترین تیاری کو سراہا جس میں والدین اور واقفینِ نو کو قیمتی نصائح کیں۔ والدین کو بچوں میں اللہ تعالیٰ سے تعلق اور وفا کا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے اور یہ تعلق قیامِ نماز سے پیدا ہوتا ہے۔ تلاوتِ قرآن کریم کی عادت بچوں میں ڈالیں۔ خلیفہء وقت سے محبت پیدا کریں۔ MTA دیکھنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ سچ بولنے کی عادت ڈالیں اور محنت کریں، صحبتِ صالحین اختیار کریں اور مالی قربانی کی عادت ڈالیں۔

محترم مہمانِ خصوصی کے خطاب کے بعد مکرم احسان الحق صاحب ریجنل امیر مائن فرانکن نے تمام حاظرین کا، مہمانِ خصوصی اور کارکنان نیز جج صاحبان جنہوں نے اجتماع کو کامیاب بنانے میں مدد فرمائی کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر تقریبِ تقسیم انعامات ہوئی۔ اجتماع کی کل حاظری 210 رہی۔

(رپورٹ۔ اعجاز احمد، سکریٹری اجتماع)

ریجن نیدرزاکسن: یہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 28.09.2003 کو HANNOVER میں منعقد ہوا۔ اجتماع کی تیاری کا کام چند ماہ قبل شروع کر دیا گیا تھا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز 10 بجکر 45 منٹ پر ہوا۔ تلاوت قرآن کریم بمعہ اردو اور جرمن ترجمہ کے بعد واقفات نو کے ایک گروپ نے ترانہ پیش کیا (باقی صفحہ ۴

## حضرت مصلح موعودؓ کا انتباہ

اے قوم! میں نذیر عریاں کی طرح تجھے متنبہ کرتا ہوں کہ اس مصیبت کو کبھی نہ بھولنا۔ اسلام کی شکل کو کبھی نہ بدلنے دینا جس خدا نے مسیح موعودؑ کو بھیجا ہے وہ ضرور کوئی راستہ نجات کا نکال دے گا۔ پس کوشش نہ چھوڑنا۔ نہ چھوڑنا۔ نہ چھوڑنا آہ نہ چھوڑنا۔ میں کس طرح تم کو یقین دلاؤں کہ اسلام کا ہر ایک حکم ناقابلِ تبدیل ہے خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا۔ جو چیز سنت سے ثابت ہے وہ ہرگز نہیں بدلی جاسکتی جو اس کو بدلتا ہے وہ اسلام کا دشمن ہے وہ اسلام کی تباہی کی پہلی بنیاد رکھتا ہے۔ کاش وہ پیدا نہ ہوتا۔ (الفضل 16 اگست 1924)

## ریجن ہیسن ٹاؤنس میں'' الوصیت سیمینار''

مورخہ ۲۷ ستمبر ۲۰۰۳ء بروز ہفتہ ریجنل سطح پر ہیسن ٹاؤنس میں پہلا الوصیت سیمینار منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں اس سیمینار کی غرض و غایت مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری وصیت نے بیان کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت مصلح موعودؓ کی تحریرات وصیت کے متعلق احباب کو پڑھ کر سنائیں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودہ ہدایات احباب تک پہنچائیں۔ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے کہ جرمنی کی تجنید میں کم از کم ۲۰ فیصد موصی ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین موصی صحابہؓ کے واقعات احباب کو سنائے۔

بعد ازاں حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا اور ان کے تسلی بخش جوابات دے گئے، اس پروگرام کی حاضری ۸۹ رہی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے بہترین نتائج سے جماعت کو نوازے اور احباب جماعت زیادہ سے زیادہ اس نظام سے وابستہ ہونے کی طرف توجہ دیں، آمین۔

(رپورٹ، عبدالکبیر، ہیسن ٹاؤنس)

## اس شمارہ میں

☆ ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
☆ ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ
☆ حضرت مصلح موعودؓ کا انتباہ
☆ اسلام فورم میں جماعت احمدیہ کی نیک نامی
☆ الوصیت سیمینار
☆ تحریکِ جدید، ریفریشر کورس
☆ آپ کا نوازش نامہ ملا
☆ نظم
☆ خلاصہ تقاریر جلسہ سالانہ جرمنی 2003
☆ اعلانات

### بقیہ ''اسلام فورم،،

کے حقوق، مسافروں کے حقوق اقلیتوں کے حقوق اور ہمسایہ ممالک کے حقوق کا تفصیل سے ذکر ہے مگر اسلام میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں کہ غیر مسلم حکومت میں مسلمان رعایا کا کیا کردار ہونا چاہیے؟ اگر غیر مسلم حکومت مسلمان رعایا پر ظلم کرے تو اسلام صرف ہجرت کی تعلیم دیتا ہے۔ اس پر مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اجازت لے کر حاضرین کو بتایا کہ یہ بات درست نہیں۔ قرآن میں اس بات کی بھی پوری تفصیل اور وضاحت موجود ہے مثلاً قرآنی حکم ہے ترجمہ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولُو الامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔ سورۃ النسآء: آیت 60،، اور دوسری جگہ، ترجمہ ''تُو کہہ دے اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ کسی چیز کو اس کا شریک ٹھہرائیں گے اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا ربّ نہیں بنائے گا۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہنا کہ یقیناً ہم مسلمان ہیں۔ سورۃ آلِ عمران: آیت 65،، کی تعلیم بھی دوسرے مذاہب کے ساتھ اتحاد کی تعلیم دیتی ہے، حضرت محمد ﷺ کا اپنا نمونہ بھی یہی بتاتا ہے۔ آپ ﷺ کی ہجرت سے پہلے کی زندگی شاہد ہے کہ آپ ﷺ دوسری حکومت کے زیر اثر ایک امن پسند اور قانون کا احترام کرنے والے شہری تھے اور مسلمانوں کو بھی آپ ﷺ نے یہی تعلیم دی، اس وضاحت پر میٹنگ میں موجود کیا مسلم اور کیا غیر مسلم سب نے خوشی کا اظہار کیا کچھ کے چہرے تو حیرت کی تصویر بنے ہوئے تھے۔ ساری میٹنگ میں ان نکات کا تذکرہ رہا اور اکثر تقاریر میں جماعت احمدیہ کے حوالے سے بات ہوتی رہی الحمدللہ۔ میٹنگ کے بعد یورپین پارلیمنٹ کے رکن جناب جے ہون صاحب اور وزارت داخلہ کے مرکزی نمائندہ جو برلین سے تشریف لائے تھے نے مکرم ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کے دوران جماعت احمدیہ کی امن پسندی کی تعریف کی نیز اس بات کا بھی اظہار کیا کہ جماعت کا قول اسکے فعل سے مطابقت رکھتا ہے اور جماعت نے کبھی کسی ملک میں فساد اور بدامنی میں حصّہ نہیں لیا، یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کی تعلیم ہر ملک وقوم پر اثر کر رہی ہے، ذالِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ۔

### تصحیح

اخبار احمدیہ شمارہ نمبر ۱۱، نومبر 2003ء میں لجنہ اماء اللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کی رپورٹ میں غلطی سے مکرمہ سفینہ فرحا خن صاحبہ اہلیہ مکرم امیر صاحب ہالینڈ، جو حضور انور کی طرف سے انتخاب کروانے کیلئے تشریف لائی تھیں، کے نام کے ساتھ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ لکھا گیا۔ ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔

## ☆☆ آپ کا نوازش نامہ ملا ☆☆

ایڈیٹر صاحب اخبار احمدیہ جرمنی

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

اُمید ھے آپ بخیریت ھوں گے۔ ابن سینا کی غیر معمولی ذھانت اور غیر معمولی طبّی مہارت پر مشتمل دو واقعات آپکے اخبار کے لیے بھجوا رہا ھوں جن کا ازبیک زبان سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ھے، اُمید ھے کہ اخبار کی زینت بن جائیں گے اور قارئین کی دلچسپی کا موجب ھوں گے۔

والسّلام خاکسار، بشارت احمد شاھد

مبلغ سلسلہ احمدیہ، کاراکول، قرغزستان

### بچپن کی ذھانت

ابن سینا کی والدہ کی ایک بہت قیمتی انگوٹھی اُس وقت گم ہوگئی جب وہ انہیں (ابن سینا کو) بچپن میں نہلا رہی تھیں۔ انہوں نے اپنی انگوٹھی کو بہت تلاش کیا مگر وہ کہیں سے بھی نہ ملی۔ انکی والدہ کو گمان ہوا کہ انگوٹھی کنیزہ نے لے لی ہوگی چنانچہ انہوں نے کنیزہ کو خوب ذدوکوب کیا کنیزہ کی پٹائی کے دوران ابن سینا نے (جو بول نہیں سکتے تھے) رونا شروع کر دیا مگر جب کنیزہ کو مارنا بند کیا گیا تو بچّے نے بھی رونا بند کر دیا اور خاموش ہوگیا اس پر سب لوگ حیران ہوگئے اور انہوں نے یہی فیصلہ کیا کہ کنیزہ کو کچھ نہ کہا جائے انگوٹھی کہیں گم ہوگئی ہو گی شائد کنیزہ بے قصور ہی ہو جب ابن سینا بڑے ہوئے اور بولنا شروع کیا تو سب سے پہلی بات جو کی وہ یہ تھی،، آپ لوگوں نے کنیزہ کو ناحق زدکوب کیا تھا۔ جب میری والدہ مجھے نہلا رہی تھیں تو انگوٹھی پانی میں گر گئی تھی اور جب اس ٹب کا پانی پھینک دیا گیا تو انگوٹھی پانی کے ساتھ ہی مٹی میں بہہ گئی۔ چونکہ میں بول نہیں سکتا تھا اس لیے آپ لوگوں کو بتا نہ سکا، جب آپ لوگوں نے کنیزہ کو مارنا شروع کیا تو میں رونے لگا اور اُسے چھوڑ دینے پر میرے خاموش ہو جانے کی بھی یہی وجہ تھی۔ ابن سینا کی بات سن کر سب لوگ اتنی کم عمری میں اسکی ذہانت پر حیران وششدر رہ گئے۔

### طبی مہارت

بخارا شہر کا ایک آدمی نفسیاتی بیمار ہوگیا اور اُس نے کہنا شروع کر دیا کہ ''میں بیل ہوں مجھے ذبح کردو'' مریض کے عزیز و اقارب نے اس کے علاج کے لیے ابن سینا سے درخواست کی چناچہ ابوعلی ابن سینا قصاب کے بھیس میں مریض کے پاس آئے اور بلند آواز سے پوچھا کہ کہاں ہے آپکا وہ بیل جسے ذبح کرنا ہے، مریض بھاگا بھاگا آپکے پاس آیا اور کہا کہ وہ بیل جسے ذبح ہونا ہے میں ہی ہوں اس پر ابن سینا نے فوراً مریض کے ہاتھ پاؤں باندھنے کا حکم دیا اور چھری ہاتھ میں لہراتے ہوئے بیمار کی گردن کو پکڑا اور اہل خانہ سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپ لوگوں نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ بیل کمزور ہے میں اسے ابھی ذبح نہیں کرسکتا جب کچھ موٹا ہو جائے گا تو پھر ذبح کروں گا اس پر مریض نے کہا کہ لاؤ مجھے کھانا دو تا میں موٹا ہو جاؤں اور خوب کھانا شروع کر دیا۔ ابن سینا نے مریض کے گھر والوں کو دوائی دیکر انہیں ہدایت کی کہ اسے کھانے میں ملا کر دیتے رہیں، چناچہ گھر والوں نے ایسا ہی کیا اسکے نتیجے میں مریض تھوڑے ہی دنوں میں تندرست ہوگیا، پھر ایک روز ابن سینا مریض کے گھر تشریف لائے اور پوچھا کہ کہاں ہے وہ بیل جس نے ذبح ہونا ہے، مریض اب تندرست اور توانا ہو چکا تھا، آپ نے اُسے دیکھ کر کہا، بیل تو موٹا ہو چکا ہے اب ذبح ہوسکتا ہے، مریض نے آپ کی بات سنی تو حیران ہوا اور کہا مجھے کون ذبح کرسکتا ہے مجھے ہاتھ لگا کر دیکھو پھر میں بتاتا ہوں، اس پر وہاں موجود عزیز و اقارب نے مریض کی پہلی حالت کو یاد کیا اور قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔

### بقیہ: دنیائے احمدیت کے جلسہ سالانہ

اور سب سے اہم مہمان افریقہ کے اہم ملک Benin سے آنے والے احمدی بادشاہ تھے جو اپنے امیر حافظ احسان سکندر صاحب کے ساتھ جلسہ میں شمولیت کے لئے ہزاروں میل کا سفر طے کر کے آئے تھے جن کو دیکھ کر اور سن کر احباب جماعت بے حد خوش تھے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ سے وابستہ ہونے والے بادشاہ بھی دیکھنے کا موقعہ مل گیا اور یہ King of Parakou (Benin) بھی خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے کہ ماریشس کے احباب ان سے برکت حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے تھے۔

کینیڈا سے آئے ہوئے مہمان ہمارے مصری عربی دوست مصطفیٰ ثابت صاحب نے دوسرے دن ''خلیفہ خدا بناتا ہے،، کے عنوان پر بہت عمدہ تقریر فرمائی اور خدا تعالیٰ کے خلیفہ بنانے کے طریق کی قرآن مجید سے خوب وضاحت فرمائی۔ اس تقریر کے معاً بعد عاجز کی تقریر ''برکاتِ خلافت،، پر تھی جس میں عاجز نے قرآن مجید کی آیت استخلاف میں بیان شدہ دو برکتوں پہلی ''تمکینِ دین،، اور دوسری ''خوف کو امن میں بدلنا،، کو تاریخی حقائق کے ساتھ پیش کیا اور بتایا کہ احمدیہ خلافت کے 95 سالوں میں یہ برکتیں ہر اہم موقعہ پر احبابِ جماعت کو خلافت کے ذریعہ ملتی چلی آرہی ہیں اور 1909، 1914، 1934، 1953، 1974، 1984 میں جماعت پر خوف کی حالتیں وارد ہوتی رہی ہیں ان مواقع پر خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ نے ان کو امن کی حالت میں بدل دیا بلکہ جماعت کی ترقی کی رفتار ہر موقعہ پر پہلے سے تیز تر ہوگئی، الحمدللہ۔ امسال جلسہ کی ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ میرے ساتھ 1968 میں تعاون کرنے والے عیسائی پادری شعوشقوں، ہندو مسٹر بلیل (سابق وزیر زراعت) اور مسلمان ڈاکٹر ابراہیم اور قاسم علی وغیرہ 33 سال بعد جلسہ میں حاضر ہوئے اور جماعت کی ترقی کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے۔ بلکہ کیتھولک پادری صاحب تو MTA کے تصویری چارٹ کی تفصیلات سن کر بے اختیار بول اٹھے کہ ''MTA کا نظام آپ کی جماعت کے روشن مستقبل کا ضامن ہے،، واقفین نو کی خصوصی تربیتی کلاس میں خطاب کرتے ہوئے انھوں نے فرمایا کہ آج کی مصروف دنیا میں چھوٹوں بچوں کی تربیت کر کے ہی قوم اور ملک کی قسمت کو سنوارا جاسکتا ہے۔ 84 سالہ یہ پادری صاحب بوڑھے ہونے کے باوجود عوام کی اخلاقی اور سماجی حالت کو بہتر بنانے میں دن رات مصروف ہیں۔ 1988 میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ملاقات اب بھی انہیں یاد ہے جس کا ذکر مزے لے لے کر کر رہے تھے۔

### وَصِیّت کرو، ہاں وَصِیّت کرو

وَصِیّت ہے امرِ خُدائے جلیل
وَصِیّت ہے جنّت کی واحد سبیل
وَصِیّت ہے پاکیزگی کی دَلیل
اُٹھو اُٹھ کے حاصِل یہ نعمت کرو
وَصِیّت کرو، ہاں وَصِیّت کرو

وَصِیّت ہے تقویٰ کی روحِ رَواں
زمیں کو بنا دیتی ہے آسماں
یہ ہے مسلک و مشربِ راستاں
شمولیت اس میں بہ سرعت کرو
وَصِیّت کرو، ہاں وَصِیّت کرو

وَصیّت تو جنّت کی دہلیز ہے
مَسیحِ محمّد ﷺ کی تجویز ہے
یہ وحیِ خفی سب کی سب نیز ہے
خدا و نبی کی اَطاعت کرو
وَصِیّت کرو، ہاں وَصِیّت کرو

وَصیّت ہے خُلدِ بریں کی سند
بناتی ہے ایماں کو مستند
نہ غفلت اَزیں مومنے میکند
حصولِ سعادت بہ ہمّت کرو
وَصِیّت کرو، ہاں وَصِیّت کرو

وَصیّت ہے ترکہ کا آمد کا عشر
پئے دینِ اسلام و حق دینا عشر
جو سوچو تو کچھ بھی نہیں ہوتا عشر
سبھی مل کے اکمل اَشاعت کرو
وَصِیّت کرو، ہاں وَصِیّت کرو

جو تحریک جدید فرمائی ہے
وَصیّت کی تائید فرمائی ہے
یہ اِسلام کی عید فرمائی ہے
اسے جلد لانے میں سبقت کرو
وَصِیّت کرو، ہاں وَصِیّت کرو

(کلام: حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکملؓ)

### اعلانات شعبہ وصایا

☆ مکرمہ مبارکہ فردوس صاحبہ جن کا وصیت نمبر 26756 ہے کا پتہ درکار ہے۔

☆ مکرمہ امتہ الجمیل صاحبہ زوجہ منور احمد صاحب وصیت نمبر 24476 کا پتہ درکار ہے

☆ مکرم میاں عمر بن عبدالعزیز صاحب وصیت نمبر 29454 اپنے ایڈریس سے شعبہ وصایا جرمنی کو آگاہ کریں۔

# دنیائے احمدیت کے جلسہ ہائے سالانہ

(محمد اسماعیل منیر واقف زندگی)

1891 میں خدا تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعودؑ نے سالانہ جلسہ کی بنیاد رکھی جس میں صرف 75 احباب شامل تھے اور ساتھ فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اس کے لئے قومیں تیار کر رکھی ہیں جو اس میں آن ملیں گی۔ الحمدللہ کہ اس پیشگوئی کو بڑی شان سے پوری ہوتے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور صمیمِ قلب سے دعا کرتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیھَا وَزِدْ فَزِدْ۔ آج کی صحبت میں آپ کو امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور جرمنی کے جلسہ ہائے سالانہ کی سیر کرواتا ہوں تا آپ قارئین بھی میرے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے گیت گائیں تا اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ "اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں اپنی نعمتیں پہلے سے بڑھ کر دونگا،، کے مطابق ان جلسوں کی شان کو روز بروز بڑھاتا جائے تا آپ ان میں شامل ہو کر ان کی شاندار برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوسکیں۔ آمین

**جلسہ سالانہ امریکہ** امریکہ کے مغربی ساحل کیلیفورنیا وغیرہ کی جماعتوں کا جلسہ سالانہ 26 تا 28 دسمبر 2002 لاس اینجلس میں منعقد ہوا۔ بحرالکاہل کے ساحل پر یہ دنیا کا بہت بڑا شہر ہے جس کے ایک اہم محلّہ CHNINO میں ہماری احمدیہ مسجد بیت الحمید کے وسیع و عریض کمپلیکس میں یہ جلسہ بڑی شان سے ہوا۔ حاضرین میں ایک ہزار میل کا سفر (بذریعہ کار) طے کر کے آنے والے بھی تھے جن کی کل تعداد کم وبیش ایک ہزار تک پہنچی ہوگی۔

جلسہ میں نامی گرامی مقررین سید وسیم احمد صاحب سکریٹری وقفِ جدید، علی مرتضیٰ صاحب سکریٹری تبلیغ، انور محمود خان صاحب کے صاحبزادے نے تقریر کی جسے سامعین نے بے حد پسند کیا۔ پروگرام کا دلچسپ حصہ مہمانوں کے لئے خصوصی تبلیغی سیشن تھا جس کے آخر میں سوال وجواب کی محفل میں اس عاجز کو بعض سوالوں کے جوابات دینے کا موقع ملا۔ اسی طرح "میں نے احمدیت کیسے قبول کی،، پر دلچسپ تقاریر نومبائعین کی ہوئیں۔ محترمی ڈاکٹر احسان اللہ صاحب امیر صاحب USA نے افتتاحی اور اختتامی پروگرام میں حصہ لیا۔ موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے محترمی امیر صاحب USA نے اور سکریٹری تبلیغ نے مختلف دوستوں سے ملاقاتیں کر کے تبلیغی پروگراموں کو آگے بڑھانے کا انتظام کیا جس کے تحت 20 فروری کو ایک وفد ہمسایہ ملک BAHAMAS میں احمدیت کا پودا لگانے کے لئے بھجوانا تجویز ہوا جسمیں عاجز کے علاوہ ڈاکٹر B.K. Ahmad سید عابد حسین شاہ صاحب، مسٹر بشیر زودنی کو حصہ لینے کا موقع ملا اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے وہاں چھوٹی سی نئی جماعت قائم فرمادی۔ اس جلسہ سالانہ میں اردو میں کوئی تقریر نہ تھی۔

**جلسہ سالانہ کینیڈا** دوسرا جلسہ کینیڈا کا 5-7 جولائی 2003 دیکھا جسمیں حاضری نے گزشتہ سارے ریکارڈ توڑ دئے اور ساڑھے بارہ ہزار (12500) تک جا پہنچی۔ جلسہ گاہ مردانہ اور زنانہ کے لئے نہائت موزوں ایرکنڈیشنڈ انٹرنیشنل سنٹر کے وسیع ہال کرایہ پر لئے ہوئے تھے جن کو رضا کاروں نے وقارعمل کر کے خوب سجادیا تھا۔ کار پارکنگ کے لئے کوئی مشکل کسی کو پیش نہ آئی۔ حاضرین کو شناختی کارڈ بعد از رجسٹریشن کا انتظام بہت ہی آسان تھا جو چند سیکنڈز میں قمیض یا کوٹ پر پن ہوجاتا تھا۔ کھانے کا انتظام بہترین تھا ایسا عمدہ انتظام کسی اور جلسے میں نظر نہیں آیا۔ پھر تقسیم میں انتظار کی گھڑیاں نہ ہونے کے برابر تھیں۔

نماز ظہر وعصر اور مغرب وعشا باجماعت الگ ہالوں میں محترم امیر صاحب کی قیادت میں پڑھنے کا بھی عجب مزہ تھا اور دعاؤں میں دل لگتا تھا۔ جلسہ کا پروگرام رنگین تصویروں کے ساتھ طبع ہو کر ہر ایک کی دلچسپی کو بڑھا رہا تھا۔ اردو تقاریر میں "اسلام کا مستقبل،، حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے مطابق خلافت کے ذریعہ بہتر سے بہترین ہوتا ہمیں دکھایا گیا۔

دوسرے دن انگریزی کی چار تقریریں نہایت ہی اہم موضوع پر تھیں اور تقریریں کرنے والے ڈاکٹر سلیم الرحمان صاحب مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب مصری، مکرمی نصیر احمد صاحب اور محترم نسیم مہدی صاحب سبھی چنیدہ مقررین تھے جنہوں نے اسکرین کی مدد سے اہم نکات میں تصویری مدد بھی لی جس سے حاضرین کو موضوع کا سمجھنا آسان ہوگیا۔ آخری دن خاص تبلیغی سیشن دو گھنٹے کا تھا جس میں کینیڈا کے سیاسی، سماجی غرض کہ ہر طبقہ کے لوگ بکثرت شامل تھے جنہوں نے محترم مبارک نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تقریر "آنحضرت ﷺ کا غیر مسلم رعایا سے حسنِ سلوک،، خوب غور سے سنی اور استفادہ کیا پھر حاضرین میں سے چنیدہ لوگوں نے جماعت احمدیہ کینیڈا کی خدمات کو خوب سراہا بلکہ عنقریب وزیرِ اعظم بننے والے نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ دنیا کو اب جنگ نہیں امن کی ضرورت ہے اور امن کا فارمولہ جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔ پس آپ ہمیں یہ فارمولہ سمجھائیں تا ہم اسے ساری دنیا میں پھیلائیں۔ ان کی تقریر سن کر مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی 1990 والی رویا یاد آگئی جس میں حضور نے دلچسپ منظر دیکھا تھا کہ دنیا بھر کے مختلف ملکوں اور بالخصوص جنوبی امریکہ کے کیلیفورنیا کے ساحل سے لاکھوں لوگ جو جماعت کے افراد ہیں جماعت کے حق میں کھڑے ہو رہے ہیں۔ دعا ہے کہ احمدیت ساری دنیا میں جلد غالب آجائے اور دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے میں کامیاب ہوجائے، آمین۔

**جلسہ سالانہ برطانیہ** تیسرا جلسہ سب سے اہم برطانیہ کا 24 تا 26 جون 2003 کو اسلام آباد میں ہوا جو خلیفۃ المسیح کے برطانیہ میں قیام کی وجہ سے احمدیہ انٹرنیشنل جلسہ سالانہ کی حیثیت اختیار کر گیا ہوا ہے جس میں شمولیت کے لئے امسال 25 ہزار مرد وزن دنیا کے 18 ممالک سے حاضر ہوئے۔ انھوں نے تین دن نہ صرف دعاؤں میں گزارے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ کی روحانیت سے لبریز خطابات کو خوب سنا اور اس جلسہ میں پھر سے موسم بہار آنے کا ہم سب کو احساس ہوا گویا ہمارا ایک عظیم چاند غروب ہوا تو ساتھ ہی نور سے بھرے ہوئے مہتاب نے پھر ہمیں منوّر کرنا شروع کردیا۔ ہر احمدی اسلام آباد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے مزار پر حاضر ہو کر دعائیں ان کے مدارجِ عالیہ کے لئے گریہ وزاری کرتا اور انکے 21 سالہ دورِ خلافت کے شاندار کارناموں کو یاد کر کے اپنی دعاؤں میں ان کے لئے بلند مقام مانگتا تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا شکر بھی بجالاتا جس نے ہمیں خوف سے بچا کر امن بخشا اور خلافت خامسہ کے جھنڈے تلے ہمیں اسلام اور احمدیت کے کارواں کو آگے ہی آگے لے جانے کی توفیق دے رہا ہے۔

برطانیہ کے جلسہ سالانہ سے ایک دن قبل ان کا تبلیغی وتربیتی سیمینار بہت ہی دلچسپ تھا جسمیں حاضری پہلے سالوں سے بڑھ کر تھی اور مستقبل کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز پیش کرنے والوں کا شوق بھی دیدنی تھا تاہم یہ مطالبہ تھا کہ ان سیمینارز کی کاروائی کو بعد میں خوب پھیلانا چاہیے تا کام کرنے والوں کی رہنمائی ہوتی رہے نیز اس جلسہ پر تبلیغی نمائش بھی کمال کی تھی۔ اس وقت تک عاجز نے اتنی بڑی احمدیہ تبلیغی نمائش کہیں اور نہیں دیکھی اور اسکے منتظم مکرمی عبدالہادی صاحب کا پروگرام اسے عظیم انٹرنیشنل نمائش بنانے کا ارادہ ہے جو انٹرنیشنل جلسہ کے شانِ شایاں ہوگی۔ اس میں زائرین نے عام تصویروں کے علاوہ قرآنی پیشگوئیاں جو ہمارے زمانہ میں پوری ہو رہی ہیں کے چارٹوں میں بھی دلچسپی لی اور ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ "جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے،، کی صداقت کو پورا ہوتے مشاہدہ کیا، الحمدللہ۔

دوسرے جلسوں کی طرح یہاں بھی احمدیہ بک سٹال اور شعبہ سمعی بصری کے سٹال نے کتب، آڈیو، ویڈیو اور سی ڈیز کے ذریعہ احبابِ جماعت کی تربیتی اور تبلیغی ضروریات کو پورا کرنے کی بھرپور سعی کی مگر ضرورت ہے کہ انگریزی اور اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں احمدیہ اسلامی لٹریچر سے بھی حاضرین واقفیت حاصل کر کے اپنی ضروریات پوری کریں۔

**جلسہ سالانہ جرمنی** چوتھا جلسہ جرمنی جماعت کا 22 تا 24 اگست دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ یہاں کی حاضری اکتیس ہزار (31000) تک جا پہنچی۔ یہ جلسہ یہاں کے خوبصورت شہر مَن ہائم کی مشہور مئی مارکیٹ کے وسیع وعریض میدان میں ہوتا ہے۔ مردوں کے لئے وسیع ہال موجود ہے باقی عورتوں کے جلسہ گاہ، کھانے اور دیگر دفاتر کے لئے مارکیز لگانے میں جرمنی کے خدام بہت ماہر ہوگئے ہیں جو آٹھ دس دنوں میں وقارِ عمل کے ذریعہ یہ سب کام مکمل کردیتے ہیں۔ اس دفعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کی بنفسِ نفیس شرکت نے جلسہ کی حاضری اور شان کو دوبالا کردیا۔ خدا کرے کہ جرمنی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دیئے ہوئے ہدف کے مطابق اس جلسہ سالانہ کی حاضری کو ایک لاکھ تک جلد پہنچا سکے۔

اس جلسہ میں واقفین نو کا پروگرام بھی ہوا جس میں سینکڑوں واقفینِ نو اپنے بیج لگا کر دوسروں کو بھی وقف کا شوق دلا رہے تھے۔ جرمنی کے جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ تین چار سال سے اپنی شان بڑھا رہا ہے کہ یہاں جلسہ عام میں تو اردو اور جرمن زبان استعمال ہوتیں ہیں عربی بولنے والوں نیز بوزنین اور دیگر زبانیں بولنے والوں کے لئے الگ الگ جلسہ گاہیں اور رہائش گاہیں ہوتی ہیں۔ کھانے کا ایک ہی مشترک ہال ان سب کے لئے الگ ہوتا ہے ان کا احاطہ خوب سجایا ہوتا ہے بک شاپ اور نمائش کا بھی انتظام ہوتا ہے اور ان کی زبانیں بولنے والے مقررین ان کو سارا دن خوب مصروف رکھتے ہیں۔ اس پنڈال کو دیکھ کر حضرت مسیح موعودؑ کی وہ بات یاد آجاتی ہے کہ آپ نے جلسہ سالانہ کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اس کے لئے قومیں تیار کر رکھی ہیں جو عنقریب اس میں آن ملیں گی۔ ویسے تو دنیا بھر کے اور جلسوں میں بھی مختلف قومیں شامل ہوتی ہیں مگر یہاں تو انکے الگ الگ جلسوں کی وجہ سے ان کی شان ہی اور ہوتی ہے، سبحان اللہ۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مقررین کے خطابات نے احمدیوں کے دلوں کو خوب گرمایا۔ مزید اس پر ہمارے دو سفید پرندوں مکرمی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی اور مکرم ہدایت اللہ صاحب ھبش سیکریٹری پریس جرمنی کی تقاریر نے ایمان کو اور تقویت دی یہ جرمن زبان میں تھیں اور ساتھ ساتھ سب اردو ترجمہ بھی سن رہے تھے۔

پاکستان سے نکلے ہوئے احمدیوں نے جرمنی میں "اپنی مدد آپ،، کی جو عمدہ مثال قائم کی جس کا بہترین نمونہ جلسہ کی تیاری ہے اس پر جرمن لوگ بھی حیران ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس میں مزید برکت ڈالے، آمین۔

**جلسہ سالانہ ماریشس** محض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جلسہ سالانہ ماریشس 12 تا 14 ستمبر 2003 کے موقعہ پر 33 سال کے بعد حاضر ہونے کا موقعہ دیا ماریشس اور ماریشس کی احمدیہ جماعت کی روزافزوں ترقی کو دیکھ کر ازدیادِ ایمان کا باعث ہوئی، الحمدللہ۔

جلسہ سالانہ ماریشس روزہل کی مرکزی مسجد دارلعلوم (جو کلیۃً وقارِ عمل سے بنی تھی اور "اپنی مدد آپ کرو،، کے لئے ملک بھر میں ضرب المثل بن گئی تھی) میں دو دن کے لئے عاجز نے 1967 میں شروع کروایا تھا جو اب ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے تین دن کا بھرپور جلسہ ہے۔ جس میں اب حاضری سینکڑوں سے ہزاروں میں پہنچ گئی ہے اور مرکزی جلسوں کی طرح جملہ انتظامات افسر صاحب جلسہ کی رہنمائی اور نگرانی میں 11 ستمبر کو مکمل ہوئے جن کا معائنہ محترم امین جواہر صاحب امیر جماعت نے فرمایا۔ وہاں ایک عمدہ مشاہدہ کیا کہ جلسہ کی ابتدا خطبہ جمعہ سے ہوئی جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایداللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کا گذشتہ خطبہ جمعہ کرپولی زبان میں ترجمہ کے ساتھ سنایا۔ یہی ترجمہ ماریشس کی سب مساجد میں سنایا جاتا ہے۔ پھر چار بجے شام افتتاحی اجلاس میں مسجد فضل لنڈن سے تازہ خطبہ سنایا گیا جس کے ساتھ ساتھ کرپولی اور دیگر زبانوں میں ترجمے سننے کا بھی انتظام تھا۔ گویا امام وقت کا خطبہ سامعین نے سنا اور ایمان تازہ کیا۔ حاضرین دو ڈھائی ہزار تھے جن میں اردگرد کے جزائر مڈغاسکر اور Rodrigues کے نمائندوں کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، جرمنی اور مالیشیا سے آنے والے خصوصی احباب تھے۔ (باقی صفحہ ۲)

Vol. 8 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 12
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Germany, Tel.: 069-50688652, Fax: 50688655

## ہجرت اور اس کے تقاضے

ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہجرت کر کے جرمنی جیسے اہم ملک میں پناہ دی ہے جو اس وقت دنیا کے رہنما ملکوں میں سے ایک اہم ملک ہے اور متحدہ یورپ میں اپنے اتحادیوں کی رہنمائی کر رہا ہے۔ بالخصوص ماضی قریب میں امریکہ جیسے جنگجو ملک کے مقابل پر اس نے امن کی جو راہ اختیار کی ہے اسی سے عوام اور خواص کی نظروں میں اس کا مقام بلند تر ہو گیا ہے۔ یقیناً یہی رویہ خدا تعالیٰ کو پسند ہوتا ہے جس میں اس کی مخلوق کی بھلائی ہو۔ اس اہم موقعہ پر ہمارا بھی فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید کی نعمت سے نوازا ہے جو ایک مکمل لائحہ عمل اور ضابطہ حیات ہے، اس سے جرمن رہنماؤں اور عوام کو کماحقہ آگاہ کریں تا وہ اس کی حسین تعلیم سے استفادہ کر کے اپنے ملک کی شاندار ترقی کا انتظام کر سکیں جس سے پھر دوسرے ممالک بھی استفادہ کر سکیں گے۔

یہ انتہائی شکر کا مقام ہے کہ اس وقت دنیا بھر میں قرآن مجید کا جرمن ترجمہ سب سے زیادہ فروخت ہو رہا ہے اور اہل جرمن، احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے شائع شدہ ترجمہ قرآن کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ پس یہ واضح ہے کہ اہل جرمن قرآن مجید کے جرمن ترجمہ کو خوب پڑھ رہے ہیں جس سے ان پر قرآن کی خوبیوں کا اظہار ہوا ہے مگر ان کی ایک مشکل یہ تھی کہ قرآنی احکام پر عمل کرنے والا کوئی اسلامی ملک ان کو نظر نہ آتا تھا۔ پس ایسے اہم موڑ پر اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو بڑی کثرت سے جرمنی کے طول و عرض میں پھیلا دیا ہے تا وہ قرآنی احکام کی عملی تصویر اپنے جرمن محسنوں کے لئے پیش کریں۔ کیونکہ دُنیا میں صرف جماعت احمدیہ کے افراد ہی یہ ایمان رکھتے ہیں کہ قرآنی احکام مکمل ضابطہ حیات ہیں جن پر عمل کرنے سے ہی اس دنیا میں اور آخرت میں کامیابی مل سکتی ہے اور اسی غرض کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور مہدی موعود بنا کر کھڑا کیا جنہوں نے یہ باآواز بلند یہ اعلان بار بار دہرایا کہ قرآن مجید کامل کتاب ہے جس میں ہر قسم کی بھلائیاں جمع کر دی گئی ہیں۔ نیز فرمایا:

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

پھر آپ نے یہ اعلان بھی فرمایا: ”جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے“۔ قرآن مجید نے ہمسایہ کے حقوق کی بار بار وضاحت فرمائی ہے اور یہ واضح فرمایا کہ ہمسایہ کون کون سا ہوتا ہے۔ ہمارے پڑوس میں رہنے والا ہمارا ہمسایہ ہوتا ہے پھر ملازمت میں ساتھ کام کرنے والے کو بھی قرآن مجید نے ہمسایہ کا درجہ دیا ہے۔ اسی طرح سفر میں ساتھ والی نشست پر بیٹھنے والا بھی ہمارے سفر کا ہمسایہ ہے۔ پس ان سب قسم کے ہمسائیوں کی ہمدردی ہمارے دلوں میں ہونی چاہیے اور ہمیں ہر وقت ان کی بہتری کیلئے فکر مند ہونا چاہیے اور ہر ممکن ذریعہ سے ان کی خدمت کرنی چاہیے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ آپ اپنے گھر میں معمولی سا کھانا بھی تیار کریں تو اس میں پانی زیادہ ڈال لیں تا ہمسایہ کو بھی اس میں سے حصہ دے سکیں۔ اس مثال کی روشنی میں ہمیں یہاں کے ماحول کے مطابق اپنے ہمسایوں کے ساتھ شاندار سلوک کرنا چاہیے تا وہ ہمارے قرآنی نمونہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔ پھر مادی دنیا میں ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ ساتھ اسے اپنی روحانی دنیا کا تحفہ بھی ضرور پیش کریں۔ مثلاً عید اور دیگر تہواروں پر اپنے دائیں بائیں اوپر نیچے کے ہمسایوں کو کوئی عمدہ کھانے والی چیز پیش کریں اور ساتھ ہی قرآنی تعلیمات پر مشتمل کوئی رسالہ بھی بھجوا دیں جو آپ کے حسن کردار کی وضاحت کرے۔ اسی طرح ہمسایوں کی خوشی اور غمی کے مواقع پر ان کے ساتھ شامل ہوں تو ایک انقلاب عظیم جلد تر آ سکتا ہے۔ جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے ہمارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو 1400 سال قبل کر دی گئی تھی کہ اسلام کا سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ ”طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا۔ ہم اس پر بہر حال ایمان لاتے ہیں لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے کہ جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔ اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلّل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے ...... سو میں نے یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں اُن لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔“ (ازالہ اوہام حصہ دوم، صفحہ 515، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ 377 تا 376)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انگریزی زبان میں یہ الہام ہوا۔ ”آئی شیل گِو یو ء لارج پارٹی آف اسلام“ (I shall give you a large party of Islam) (براہین احمدیہ حصہ پنجم، صفحہ 80، روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 104)

اس میں یہ خوشخبری دی کہ یورپ اور امریکہ کے لوگوں میں سے بڑی کثرت کے ساتھ لوگ اسلام قبول کریں گے۔ پس یہی وہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہو کر مخلوق خدا کے دلوں کو قرآنی سچائیوں کو قبول کرنے کیلئے تیار کر رہے ہیں۔ پس ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ان سے استفادہ کرتے ہوئے قرآنی انوار کو خوب پھیلائیں اور پھر ان پر خود عمل کر کے ان لوگوں کے سامنے قرآنی نمونہ پیش کریں کہ اسی کی لوگوں کو ضرورت ہے اور ایسا کرنے والوں کو خدا کے مسیح اور مہدی نے شہادت کا درجہ پانے کی بشارت دی ہے۔ پس آؤ ہم جرمنی کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ اعلان بھی کریں۔

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

(محمد اسماعیل، نزیل جرمنی)

## خلاصہ تقاریر جلسہ سالانہ جرمنی 2003

### سیرت حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

اس عنوان پر مکرم مولانا عبد الباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق عالیہ و سیرتِ طیبہ پر روشنی ڈالی۔ مکرم مربی صاحب نے حضورؒ کی زندگی میں سے چند واقعات پیش کرتے ہوئے کہا کہ وقت کی رعائت سے اس باغ کے چند پھول ہی پیش کر سکتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ساری زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ سے محبت تھا اور خدا تعالیٰ نے بھی جوابی محبت میں وہ سلوک فرمایا جس کے نظارے پوری دنیا نے دیکھے۔ نوعمری میں ہی آپؒ کو عرفان الٰہی کا تجربہ ہو گیا تھا۔ آپ بچپن سے ہی نماز باجماعت کے پابند تھے۔ آخری بیماری کے غلبہ نے بھی اس باقاعدگی میں فرق نہ ڈالا۔ آٹھ یا نو سال کی عمر میں ہی آپ نے زندگی وقف کر دی تھی۔

خدا کے کلام میں سے اچھوتے مضامین کا اخذ کرنا آپؒ کا ہی کمال تھا۔ آپ کے درس و مجالس سے ساری دنیا نے بذریعہ MTA فائدہ اٹھایا آپ کے اوصافِ حمیدہ پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے مربی صاحب نے بتایا کہ ایک طرف آپؒ کے تعلقات دنیا کے بڑے بڑے سیاست دانوں سے تھے تو دوسری طرف آپ غرباء کے ساتھ گھل مل کر بیٹھ جاتے تھے۔ آپ کی زندگی نہایت سادہ تھی۔ تصنع اور تکلف آپ کو پسند نہ تھا، آپ میں حصولِ علم کی شدید تڑپ تھی، آپ علم کا سمندر تھے اور دوسروں کی پیاس بھی بجھاتے رہے۔ آپ نے آنخضرت ﷺ کے قول کے مطابق علم الادیان اور علم الابدان دونوں پر عبور حاصل کیا۔ آپؒ نے زندگی بھر تبلیغ کی اور مسلسل کوشش کی کہ جماعت کا ہر فرد داعی الی اللہ بن جائے۔ ذاتی اور جماعتی معاملات میں اسراف بالکل پسند نہ فرماتے، حضورؒ کا ادبی ذوق نہایت بلند تھا۔

فاضل مقرر نے اقرار کیا کہ حضورؒ کی شخصیت کے تمام پہلوؤں کو اتنے کم وقت میں بیان کرنا ممکن نہیں اور آخر پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپؒ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں حضورؒ کے دکھائے ہوئے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

## بقیہ اجتماعات واقفینِ نو

اس کے بعد محترم مولانا الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اجلاس کے آغاز میں سورۃ الرحمٰن کی جن آیات کی تلاوت کی گئی تھی اسی حوالہ سے آپ نے بچوں اور والدین کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اس کا بہترین طریق یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کا شکریہ الحمد للہ کہہ کر ادا کریں۔ سورۃ الرحمٰن میں اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بن مانگے دی ہیں۔ اسی حوالہ سے آپ نے بچوں سے چند سوالات بھی کئے بچوں کی طرف سے ان سوالات کے جوابات پر آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا۔ آپ کی تقریر کا جرمن ترجمہ بھی کیا گیا۔ اس کے بعد خاکسار نے آج کے مقابلہ جات کے بارہ میں بتایا۔ محترم رانا امتیاز احمد صاحب ریجنل امیر NIEDERSACHSEN نے بھی بچوں اور والدین کو نصائح فرمائیں اس کے بعد محترم شمس الحق صاحب نیشنل سیکریٹری وقف نو جرمنی نے دعا کروائی اس طرح اس اجلاس کی کاروائی اختتام پزیر ہوئی۔

اس کے بعد مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ بچوں کو مختلف گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا۔ مندرجہ ذیل مقابلہ جات کروائے گئے۔ جائزہ نصاب وقفِ نو، قرآنِ کریم ناظرہ، حفظ اور ترجمہ سنا گیا، نصاب وقفِ نو میں سے سوالات اور اردو لکھنے پڑھنے کا ٹیسٹ لیا گیا۔ پرچہ ترجمۃ القرآن۔ اس کے لئے نصاب سورہ فاتحہ اور پہلے پارہ کے تین رکوع تھا۔ آیات اور الفاظ کا بچوں نے اردو اور جرمن تحریری ترجمہ کرنا تھا۔ اس سے بچوں کو ترجمہ کے علاوہ اردو لکھنا پڑھنا بھی آئے گا۔ حفظ عربی قصیدہ کا مقابلہ بھی ہوا۔ دوپہر کو نماز اور کھانے کا وقفہ ہوا

حال ہی میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید نے جرمنی کا دورہ کیا تھا، اسی حوالہ سے محترم شمس الحق صاحب نے مقابلہ جات کے اختتام پر بچوں اور والدین کو چند امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ واقفین نو بچے نماز اور تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ ہوں، اردو اور عربی زبان سیکھیں، جو دعائیں اور آداب آپ یاد کر چکے ہیں ان کو باموقع کرنے کی عادت ڈالیں۔ آپ کی تقریر کا جرمن ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد انعام گھر کا دلچسپ پروگرام ہوا جس میں چھوٹے چھوٹے سوالات کے جوابات دینے پر بچوں کو انعامات دئے گئے۔ واقفین نو کے ایک گروپ نے ترانہ پیش کیا۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم بمعہ اردو اور جرمن ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دوران سال نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے واقفین نو کو بھی انعامات دئے گئے۔ اجتماع کی تمام کاروائی خواتین کی طرف بذریعہ ٹی۔ وی دیکھی اور سنی گئی۔ واقفات نو کے تمام پروگرام کی نگرانی محترمہ منیرہ امتیاز صاحبہ ریجنل معاونہ شعبہ وقف نو نے کی۔ ان کے ساتھ جن خواتین نے تعاون کیا ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ کُل حاضری 127 رہی۔ سوا چھ بجے دعا کے ساتھ اس اجتماع کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اجتماع کے نیک ثمرات ظاہر فرمائے اور واقفین نو کے سلسلہ میں ہم پر جو ذمہ داریاں ہیں انہیں احسن رنگ میں پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے،

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

# اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر 9 مدیر:- نعیم احمد نیّر، کتابت و ڈیزائنگ:- عاصم شہزاد، محمد احمد ماہ فتح 1382 ھش، بمطابق دسمبر 2003ء شمارہ نمبر 13

## احمدیہ مسلم جماعت کے تقریباً پچیس ہزار (25000) افراد نے جرمنی میں عید الفطر نہایت عقیدت و احترام سے منائی

### ایک سو (۱۰۰) سے زائد مساجد و مراکز نماز میں عید کا اجتماع

مؤرخہ 26 نومبر 2003 کو خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسلم جماعت کے تقریباً 25000 افراد نے جرمنی میں عید الفطر نہایت عقیدت و احترام اور مذہبی جوش و خروش سے منائی۔ 100 سے زائد مساجد و مراکز اور شہروں کے سپورٹس ہالوں میں نماز عید ادا کی گئی۔ خطبہ عید میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بیان فرمودہ خطبہ 21 فروری 1996 کے منتخب اقتباسات پڑھکر سنائے گئے جن میں آنحضرت ﷺ کے عید منانے کے طریقوں کا ذکر تھا کہ کس طرح آنحضرت ﷺ خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتے ہوئے عید منایا کرتے تھے نیز عید کے دن تقوی اختیار کرنے کا ذکر تھا۔ کہ عید میں جو باتیں رنگ بھرتی ہیں ان کی جان تقویٰ ہے۔ پس اگر عید تقویٰ سے منائی جائے تو خواہ اچھے کپڑوں میں ہو یا غریبانہ کپڑوں میں ہو وہی عید پر رونق ہے کیونکہ ''لباس التقوی ذلک خیر'' پس عید کے دن تقویٰ کا ذکر فرمانا بتاتا ہے کہ تم اچھے کپڑے بے شک پہنو مگر ان کپڑوں میں رونق اور بہار تب پیدا ہوگی اگر اندر سے تقویٰ پھوٹے گا اور اس کی شعاعیں ان کپڑوں کو منور کر رہی ہونگی۔ تو آپ ﷺ نے تقویٰ کی تاکید فرمائی اور اپنی اطاعت کی رغبت دلائی۔ فرمایا میری اطاعت ہی میں ساری زندگی ہے۔ تقویٰ کے مضمون کا ایک دوسرا رنگ یہ ہے کہ تقویٰ سچا ہو ہی نہیں سکتا اگر حضرت محمد ﷺ کی اطاعت نہ ہو تو تقویٰ تو ایک اندر کا معاملہ ہے۔ تقویٰ کے آثار باہر کیسے دکھائی دیتے ہیں وہ اطاعت کے رنگ میں دکھائی دیتے ہیں۔ پس تقویٰ بذات خود ایک لباس نہیں ہے مگر اس کا لباس اطاعت ہے جو اطاعت کے رنگ میں ابھرتا ہے اور دکھائی دیتا ہے۔ یہ اس لئے سمجھنا ضروری ہے ورنہ تو کہہ دیتے ہیں کہ تقویٰ ہے۔ اندر ہوگا مگر وہ لباس کیسے ہوگا اگر دکھائی نہ دے۔ لباس تو وہ چیز ہے جو بدن کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور بیرونی آنکھ کو بھی دکھائی دیتا ہے۔ پس اندر کا تقویٰ جو بدن اس لباس کے اندر ہے وہ تو لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا ہاں لباس دکھائی دیتا ہے۔ وہ لباس کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ میری اطاعت ہے تو میری اطاعت کرو گے تو دنیا کو تمہارا تقویٰ دکھائی دے گا۔

سنت رسولؐ کے مطابق نماز عید ادا کرتے ہوئے یہ خدا کے بندے خوش تھے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں رمضان کے روزے رکھنے اور دوسری نفلی عبادات بجالانے کی توفیق بخشی۔ سب چھوٹے بڑے آپس میں گلے مل کر خوشی سے ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے، بچوں کو عیدی مل رہی تھی تو بڑے تحائف کے ذریعہ محبت بڑھا رہے تھے۔ عید کے دن بہت سے احباب اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی عید ملنے گئے اور انہیں اپنی عید کی خوشی میں شامل کیا۔ اکثر ریجنز اور جماعتوں میں عید ملن پارٹیوں کا اہتمام کیا گیا غیر از جماعت جرمن شہریوں کو بھی جو آج کے اسلامی تہوار کے بارے میں جاننا چاہ رہے تھے، معلومات فراہم کی گئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عید MTA کے ذریعہ جرمنی کے طول و عرض میں دیکھا اور سنا گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ عید ہمارے لئے حقیقی خوشیوں کی عید بنائے اور ہم ہمیشہ خدا کے فضلوں کے وارث بنیں۔ آمین

## رمضان المبارک کے دوران جرمنی بھر میں خصوصی عبادات کا اہتمام

### حفاظ کرام اور مربیان سلسلہ کی اقتدا میں نماز تراویح و درس قرآن

جرمنی میں رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں جماعت احمدیہ کی مساجد اور مراکز نماز میں نماز تراویح اور درس قرآن کریم کا خاص اہتمام کیا گیا جس میں احباب جماعت اپنی روزمرہ کی مصروفیات کے باوجود جوق در جوق شامل ہوتے رہے۔ اس ماہ مساجد اور نماز مراکز میں عبادت گزار بندوں کی خاص رونق رہی۔ حفاظ کرام اور مربیان سلسلہ نے نماز تراویح میں حسب توفیق قرآن کریم سنایا۔ نئی نسل نے بھی ان عبادات میں بھرپور حصہ لیا اور سردیوں کے روزوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں نے روزے رکھنے کی مشق کی تا پختہ عمر تک انہیں پورے روزے رکھنے کی عادت ہو جائے۔ ایم ٹی اے سے نشر ہونے والے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے درس القرآن سے بھی احباب نے بھرپور استفادہ کیا۔ آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق امسال بھی احباب خصوصی عبادات کی بجا آوری کے لیے آخری عشرہ مساجد میں اعتکاف بیٹھے۔ اس سال اعتکاف کا انتظام جن مساجد میں تھا ان میں سے قابلِ ذکر مندرجہ ذیل ہیں۔ ناصر باغ گروس گیراؤ، بیت الرشید ہمبرگ، بیت النصر کولون، بیت المہدی میونخ بیت السبوح اور فرنکفرٹ وغیرہ میں تھا۔ نماز تراویح 75 سے زائد مساجد و مراکز نماز میں پڑھی گئی۔ (بقیہ صفحہ ۴ پر)

## احادیث نبوی

صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے یعنی اسے اپنی صفات کا مظہر بنایا ہے اور اس میں یہ اہلیت اور استعداد رکھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو ظلّی طور پر اپنا سکے۔ (بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق ص 425)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔ (ابوداؤد کتاب الادب، باب فی الرحمۃ)

## ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زمانہ میں بہت انقلاب ہوتے ہیں لیکن اکثر آجکل لوگوں کا یہ حال ہے کہ ایک طرف ایسے جھکے ہوئے ہیں کہ دوسری طرف نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور اپنے دنیوی کاموں میں یا رسمی معاملات میں ایسے منہمک ہیں کہ دوسری جانب یا تو نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے یا اس سے قطعاً نفرت رکھتے ہیں۔ لیکن جو بات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے والی ہے وہ خواہ مخواہ ہو کر رہتی ہے۔ دیکھو ایک زور آور سیلاب جو آنے والا ہوتا ہے اس کو کوئی کتنا ہی روکے بہر حال وہ آہی جاتا ہے اور کسی کے روکنے سے رُک نہیں سکتا۔ ........... جیسا جیسا انسان کسی کام میں بڑھتا ہے ویسا ہی اس کام کے بڑھنے اور زیادہ ہونے کے بھی راہ کھلتے جاتے ہیں یہاں تک کہ دوسری طرف توجہ کرنے کے واسطے انسان کے پاس نہ وقت رہتا ہے اور نہ ہمت مگر رشید آدمی کے واسطے خدا تعالیٰ آپ ہی سامان مہیا کر دیتا ہے اور اس کے دل کے اندر ہی ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اذا اراد اللّٰہ خیرا یفقھہ فی الدّین ۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کے واسطے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین میں فہم عطا کر دیتا ہے۔ آجکل لوگوں کو انگریزی تعلیم نے فریفتہ کر رکھا ہے اور اکثر ایسے ہیں کہ ان کو دوسرے گھر کا ایمان ہی نہیں اور اگر کسی کو ہے تو ایسا کہ ہونا نہ ہونا برابر ہے مگر اس وقت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنا چہرہ دکھلاوے۔ مخلوق کی قساوت قلبی انتہا تک پہنچ گئی ہے اور لوگوں نے نرمی سے فائدہ نہیں اُٹھایا۔ اس واسطے وہ اب قہری نشان بھی دکھانا چاہتا ہے۔ سعید ہیں وہ لوگ جو قبل ایسے نشانات کے واقع ہو جانے کے ایمان لاویں ورنہ فرعون کی طرح آفت میں پڑ کر ایمان لانا مفید نہیں ہوتا۔ جو لوگ بعد میں ایمان لاتے ہیں وہ برگزیدہ پاک جماعت میں داخل نہیں ہو سکتے۔

(ملفوظات جلد ۷، صفحہ 358-357)

## ☆☆☆اِسترحام☆☆☆

(محمد جلال شمس مربی سلسلہ۔ کولون)

راہ مولیٰ کے اسیروں کو رہا کر یا رب
زندگی جیل کی آسان نہیں ہے مولا
اُس پہ بے حد ہو سلام جو کہ ہے صاحبزادہ
تُو جو چاہے تو میں جان بھی حاضر کر دوں
دینِ احمد کے لئے جان بھی میں دے دوں گا
میرے دشمن کو ہے یہ زعم کہ ہم ہیں بے کس
میرے دشمن نے یہ سمجھا ہے کہ میں ہوں کمزور
میرے مولا میرے آقا کو سدا خوش رکھنا
شمسؔ بے حال پہ تو رحم کی بارش برسا

آج معلوم ہوا ہے کہ اسارت کیا ہے
تُو جو مل جائے تو مشکل یہ اسارت کیا ہے
جس نے جاں دے کے بتایا کہ شہادت کیا ہے
میں تو عاصی ہوں مری جان کی قیمت کیا ہے
میں دکھا دوں گا یہ دنیا کو کہ عظمت کیا ہے
اُس کو دکھلا دے مرے مولا تیری قدرت کیا ہے
اُس کو بتلاؤں گا مولا کہ جسارت کیا ہے
اُس سے بڑھ کر کسی ماں کی محبت کیا ہے
تو دکھا دے مرے مولا کہ کرامت کیا ہے

# مسیح! خدا کا بیٹا

## اِبنُ اللّٰہ

(اس مضمون کے لکھنے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب Revelation Rationality Knowledge and Truth سے مدد لی گئی ہے۔) تلخیص وترجمہ مرزا عبدالحق

یہ موضوع عیسائیت کی بنیاد ہے اس لئے یہیں سے آغاز کلام ہوتا ہے۔سوال یہ ہے کہ مسیح کے جسمانی یا مادی بیٹا ہونے سے کیا مراد ہے؟ وہ کون سے محرّکات ہیں جن کے باعث مسیح کو خدا کا بیٹا بنانا ضروری ہے؟ بیٹا کیا ہوتا ہے؟

قدیم زمانہ میں اکثر اقوام میں مجسم خدا کو پوجنے کا رواج تھا جیسا کہ یونانی روایات میں خدا کے بیٹے بیٹیاں اور انکی باہمی چپقلشوں کا ذکر ملتا ہے۔خدا کے بیٹے کا تصور کوئی اجنبی خیال نہ تھا۔مگر سائنس کے روشن دور میں جبکہ بچے کی پیدائش کے ہر دور کو تحقیق کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔مسیح کو خدا کا بیٹا بنانے میں متعدد مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سوال: بچے کی پیدائش میں ماں اور باپ دونوں برابر شریک ہوتے ہیں۔ 46 کروموسوم (Chromosomes) جس سے ماں کے پیٹ میں جین کا آغاز ہوتا ہے اس میں سے نصف یعنی 23 ماں کے ہوتے ہیں اور باقی نصف یعنی 23 باپ کے ہوتے ہیں۔خدا کے منظّم قانون قدرت سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔کہ نئی نسل کیلئے ہر مرد و زن کو نصف نصف کروموسوم کا حصہ دار بنایا ہے۔ورنہ ہر دوسری نسل میں دگنے کروموسوم ہوتے چلے جاتے۔

حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش میں انکی والدہ حضرت مریم کے نصف کروموسوم تھے۔باقی نصف (23) کیسے شامل ہوئے؟ سائنس کے شواہد سے ثابت ہے کہ کوئی بچہ ایک بھی کروموسوم کی کمی سے پیدا نہیں ہوسکتا۔پھر باقی کہاں سے آئے؟

اگر خدا باپ ہے تو حسب ذیل امکانات ہیں

ا: خدا کے کروموسوم بھی بالکل ایسے ہی ہیں جیسا کہ انسان کے جو مریم کے پیٹ میں داخل کیے تھے۔مگر یہ مفروضہ ناقابل قبول ہے کہ خدا کے بھی انسان جیسے کروموسوم ہوں۔ورنہ وہ خدا ہی نہیں!

ب: دوسرا امکان۔خدا تعالیٰ نے اپنی ذات سے نہیں بلکہ معجزانہ صورت میں غیر معمولی مقدار میں کروموسوم مریم کے پیٹ میں پیدا کیے تھے۔اس طرح یہ ایک خاص روحانی پیدائش بن جاتی ہے جس کا جسمانی ابنیّت سے کوئی تعلق نہیں۔

سوال ۲: کیا خدا کا ظاہری بیٹا ہونے کا امکان ہے؟

یہ امر ناممکن ہے۔کیونکہ بیٹا آدھی صفات تو باپ سے اخذ کرتا ہے اور آدھی ماں سے۔اس طرح بیٹے میں نصف حصّہ اِنسانیت اور نصف حصّہ خدائی کا ہوگا۔مگر عیسائی حضرات یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ مسیح مکمل انسان بھی تھا اور مکمل خدا بھی۔

کروموسوم کے حوالہ سے نصف مقدار سے بچہ پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔بالفرض مقدار کو ہی کافی تسلیم کرلیا جائے تو بھی بچے کے کسی ناقص جرثومہ کے باعث متعدد پیدائشی نقائص کا امکان ہے۔مثلاً بچہ اندھا، بہرا، گونگا اور ناقص اعضاء والا ہوسکتا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ خدا میں انسان یا کسی اور کے کروموسوم کا کوئی دخل نہیں۔خدا کے ذاتی جسمانی دخل کے بغیر جو حضرت مریم کے بطن سے بچہ پیدا ہوا وہ خدا کا بیٹا یقیناً نہیں ہوگا۔زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ آدھی اقدار تو بہرحال انسانی ہیں۔حضرت مریم کی نسوانی خلقت ایک عام عورت کی طرح تھی اور وہ خود ہی بار آور ہوئی تو ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ اس پیدائش میں آدھی انسانی صفات ہیں نہ کہ خدا کا بیٹا۔

مسیح کی پیدائش کیسے ہوئی؟

ترقی یافتہ ممالک میں اس بات پر گہری تحقیق ہوئی ہے کہ ایک ماں، بغیر باپ کے، بچے کو جنم دے سکتی ہے۔انسانی زندگی کی ابتدائی افزائش نسل کے بارے میں سائنسدانوں نے دو نظریات کو درست تسلیم کرلیا ہے۔وہ یہ ہیں:

1) Parthenogenesis (جنسی اختلاط کے بغیر افزائش) جیسا کہ مکوڑوں، مچھلی اور سبز تتلی (Aphids) میں دکھائی دیتا ہے۔ بلکہ رینگنے والے جانوروں میں سے (Lizard) چھپکلی میں عموماً یہی اصول کارفرما ہے۔تجربہ گاہ میں چوہوں اور خرگوش پر افزائش نسل میں خود بخود آدھی تولید (abortion) تک کے تجربات کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔

ایک حالیہ تحقیق کے مطابق Calcium Ionophoce کے استعمال سے بغیر جنسی اختلاط کے افزائش نسل میں پیش رفت ہوئی ہے۔

2) Hermaphroditism (ایک جسم میں ہی نر و مادہ دونوں جنسوں کے کروموسوم پائے جاتے ہوں۔) تجربہ گاہ میں خرگوش پر تجربات کرتے ہوئے یہ امر ظاہر ہوا ہے کہ ایسے بھی خرگوش تھے جو بغیر اختلاط کے بچے دینے لگے۔پھر ان بچوں میں نر و مادہ دونوں قسم کے تھے۔پھر دوسرے مرحلہ میں اِن خرگوشوں نے بغیر اختلاط کے خود بخود مزید بچے جنم دیے۔یہی اصول بعض انسانوں میں بھی گو قلیل مقدار میں، کارفرما تحقیق سے ثابت ہوا ہے۔

معجزہ۔

کنواری کے بطن سے بچہ کی پیدائش قدرتاً حکمات میں سے ہے۔پھر مسیح کے بارہ میں اسکی پیدائش کو خدائی تصور دینے کی کوئی مجبوری نہیں ہے۔پس حضرت مریم کا بغیر کسی مرد کے تعلق کے مسیح کو جنم دینا ایک معجزہ ہے۔معجزہ کوئی غیر قدرتی امر نہیں ہوتا بلکہ ایک قدرتی عمل ہوتا ہے۔جو عوام کی نظروں سے اوجھل ہوتا ہے۔ورنہ خدا پر غیر معقولیت اقدام کا الزام آئیگا۔درحقیقت انسان تمام قوانین سے آگاہ نہیں ہے۔ ایک کے بعد دوسرا قانون قدرت کارفرما ہوتا ہے جو ہماری حدِ نگاہ سے پَرے ہوتا ہے۔جسے ہم معجزہ کہتے ہیں۔

حضرت مسیح کی پیدائش عام انسانوں کے علم سے بالا تھی لہذا معجزہ کہلائی۔مگر شاید وقت کی تیز رفتاری اور سائنسی تحقیق کی شہرت عام کے ساتھ ساتھ لوگ مسیح کی پیدائش کو ایک معمولی واقعہ سمجھ کر اسکے معجزاتی تصور کو بھی بھول جائیں۔علم اور معلومات کے ذخیروں نے نشاندہی کر دی ہے کہ عالمِ کائنات میں ایسے معجزات اور بھی وقوع پذیر ہو چکے ہیں۔

مسیح کا اِبنُ اللہ (خدا کا بیٹا) ہونا۔

عیسائیوں کے اس عقیدہ نے انہیں متعدد مشکلات میں گھیر ڈالا ہے۔ان کا یہ عقیدہ کہ حضرت مسیح بیک وقت مکمل انسان بھی ہے اور مکمل اِبنُ اللہ بھی۔جبکہ خدا باپ تو صرف مکمل خدا ہے اور اس میں انسانی قدروں کا کوئی نشان نہیں ہے۔گویا مختلف اوصاف کے مالک دو ذاتوں کا معاملہ ہے۔یہ حقیقت مسلّمہ ہے کہ خدائی اقدار ناقابل انتقال ہیں۔کچھ ایسے مادے ہیں جو شکل تو بدل لیتے ہیں مگر انکی اصلیت قائم رہتی ہے مثلاً پانی کی تبدیل شدہ شکل بخارات اور برف ہے۔مگر خدا اور مسیح کیلئے اپنی اصلیت کو قائم رکھتے ہوئے دوسرے کی شکل ڈھالنا ممکن نہیں ہے۔

حضرت مسیح مکمل خدا اور مکمل انسان بھی تھے۔اس لحاظ سے وہ خدا سے مختلف ہیں۔جس میں انسانی صفات قطعاً نہیں پائی جاتیں۔پھر اس لحاظ سے کیا مسیح خدا سے (نعوذ باللہ) بہتر تھے۔اگر مسیح کو بہتر نہ سمجھا جائے تو ایک اور عیب وارد ہوتا ہے جو عقیدہ، ایک تین اور تین ایک، کے خلاف جاتا ہے۔

اسی طرح یہاں ایک اور سوال اٹھتا ہے کہ اگر مسیح پیدائش سے اِبنُ اللہ ٹھہرے تو قبل پیدائش انکی کیا حیثیت تھی؟ کیا اَزل سے ہی اِبنُ اللہ تھے؟ اگر مسیح اَزل سے ہی اِبنُ اللہ تھے تو ایک عورت سے جنم پانے کے محتاج نہ تھے۔اور اگر عورت سے جنم ضروری تھا تو پھر صفت اِبنُ اللہ ناقص ٹھہری۔سچ یہی ہے کہ اِبنُ اللہ صفت عیسائیوں کی بعد کی اضافی ایجاد ہے۔ جو حضرت مسیح کے آسمانی آقا کے حضور حاضر ہوتے ہوئے معدوم ہو جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

# میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے......،،

### خلاصہ تقریر برموقع جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۳ء مکرم مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی

مکرم مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیش خبری کو اپنی تقریر کا موضوع بناتے ہوئے سامعین کے ایمانوں میں اضافہ کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ احمدیت کو ہر دور میں ایسی شخصیات سے نوازتا رہا جو کہ نہ صرف اپنے دینی و دنیاوی علم میں کسی سے پیچھے تھیں کہ مخالفین کے منہ بند کردیئے اور اس میدان میں دوسروں کو کوسوں پیچھے چھوڑ دیا بلکہ اپنی معرفت الٰہی کی بدولت بہتوں کو ظلمتوں سے نور کی طرف لانے کا سبب بھی بنیں، ان شخصیات میں خلفائے احمدیت کا نام سرفہرست ہے، فاضل مقرر نے سامعین کو واقعات سنائے کہ کس طرح خلفائے احمدیت نے اپنے اپنے زمانہ میں دلائل سے دشمنوں کے منہ بند کردیئے اور وہ انقلابی اقدامات کیے جن کے اثرات کئی ادوار تک رہیں گے، نیز مختلف اقوام کے لکھوکھا افراد نے ان علوم و روحانیت کے چشموں سے اپنی پیاس بجھائی، صحابہؓ میں سے حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی مثال دیتے ہوئے فاضل مقرر نے آپؓ کے علمی و قانونی کارناموں پر روشنی ڈالی،، آپؓ نے اقوام متحدہ میں طاقتور ممالک کی مخالفت کے باوجود دلائل کے زور سے کئی ممالک کو آزادی دلوائی، حضرت چودھری صاحبؓ کی قابلیت و لیاقت کا اعتراف تو مخالفین بھی کرتے تھے، اسی طرح مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی مثال کہ آپ نے چالیس سال دن رات محنت و جانفشانی سے دنیا کی چھیالیس زبانوں کا تجزیہ کر کے ثابت کر دکھایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے انکشاف کے مطابق ان سب زبانوں کا سرچشمہ عربی زبان ہے، پھر ڈاکٹر عبدالسلام کہ عصر حاضر کے عظیم احمدی مسلمان سائنسدان کی حیثیت سے دنیا آپ کی معترف ہے آپ صرف ایک نوبل انعام یافتہ سائنسدان ہی نہیں بلکہ سائنس کی دنیا میں ایک انقلابی دور لانے والے تھے نیز امن کے سفیر، تیسری دنیا کے غریب ممالک کے ہمدرد اور باعمل انسان تھے، مکرم مظفر صاحب نے اپنی تقریر میں جن نامور احمدی سپوتوں کا حوالہ دیا، ان میں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سابق وزیر خزانہ اور ڈائریکٹر ورلڈ بینک، مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب مشہور ماہر تعلیم، شاعر احمدیت محترم ثاقب زیروی صاحب، عبیداللہ علیم صاحب، مکرم آفتاب احمد خان صاحب سابق سفیر پاکستان و امیر جماعت احمدیہ یوکے، مکرم (بقیہ صفحہ ۴ پر)

## { اہم اور ضروری اعلان }

مرکزی ہدایت کے مطابق ''طاہر فاؤنڈیشن،، کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے جرمنی کے دورہ جات کے دوران مختلف مواقع پر ہونے والے پروگراموں میں مثلاً جلسہ سالانہ، ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے موقع پر خطابات، خطباتِ جمعہ، تقاریر، مجالسِ عرفان، مختلف اقوام کے ساتھ تبلیغی میٹنگز، پریس کانفرنسز، اہم دلچسپ واقعات اور اسی طرح متفرق پروگرام مثلاً ملاقاتوں کے دوران حضورؒ نے مختلف احباب کو جرمنی میں یا کسی اور ملک میں نصیحتیں فرمائی ہوں، تقریبِ آمین ہو یا کسی کا نکاح پڑھایا ہو اور ساتھ ویڈیو بھی بنی ہو۔کسی کے گھر حضورؒ رونق افروز ہوئے ہوں یا سیر کے مواقع پر حضورؒ نے کوئی نصیحت فرمائی ہو یا پھر کوئی دلچسپ بات بتائی ہو۔اسی طرح احباب کی طرف سے حضورؒ کی خدمت میں لکھے جانے والے خطوط کے جواب میں کوئی ہدایت یا نصیحت فرمائی ہو نیز حضورؒ کی خدمت میں دُعا کے لئے لکھے جانے پر'' قبولیتِ دُعا،، کا نشان ظاہر ہوا ہو۔یا کسی اور موقع پر حضور نے زبانی یا تحریری طور پر کوئی ہدایت فرمائی ہو۔

اسی طرح تصاویر وغیرہ کا ریکارڈ بغرضِ اشاعت محفوظ کیا جارہا ہے۔اس سلسلہ میں تمام احباب جرمنی کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ جس قسم کا مواد جس کسی کے پاس ہو خواہ ابھی تحریر میں نہ لایا گیا ہو تحریر میں لاکر مرکزی شعبہ تصنیف جرمنی کو فوری طور پر بھجوادیں۔آڈیو۔ ویڈیو۔ تصاویری اور اسی طرح تحریری مواد کاپی کر کے احباب کو واپس کردیا جائے گا۔مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

069-50688652، 069-50688771

069-50688775، (انچارج شعبہ تصنیف جرمنی)

تاریخ کے آئینے میں

# کِتابت کی غلطیاں

یہ مضمون محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی مرحوم درویش کی کتاب اردو ادب کا دبستان (حصہ دوم) سے قارئین کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ مضمون اخبار بدر قادیان میں 25 جون 1964 کو شائع ہوا تھا۔ زمانے نے ترقی کر لی اور کمپیوٹر کا دور آ گیا مگر کتابت کی غلطیاں آج بھی ویسی ہیں جیسے پرانے زمانے میں۔ امید ہے کہ قارئین کے لئے یہ مضمون دلچسپی کا باعث ہوگا

**آپ** اور ہم سب چھوٹی موٹی غلطیاں کرتے ہی رہتے ہیں۔ جو بعض اوقات بے نتیجہ ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات خفیف نتیجہ کی حامِل ہوتی ہیں۔ لیکن وہ غلطیاں اور ان کے نتائج بسا اوقات ہماری ذات کے دائرہ میں محدود رہتے ہیں۔ یا ہمارے گھر کی چار دیواری کے اندر۔ آپ اپنے کسی عزیز یا دوست کو خط لکھتے ہیں۔ اس میں آپ کے قلم سے کوئی لفظی فروگزاشت ہو جاتی ہے۔ آپ کو اس کا علم تک نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی آپ کا دوست یا عزیز اس بارہ میں آپ کو کبھی توجّہ دلاتا ہے۔ کیونکہ وُہ جانتا ہے کہ یہ ایک قلمی اور معمولی فروگزاشت ہے۔

لیکن اس کے برعکس کاتب کی غلطی کو عام طور پر یوں سمجھا جاتا ہے جیسے کِسی نے گالی دے دی ہو۔ اگر اخبار میں کوئی لفظ یا فقرہ غلط شائع ہو جائے تو زبانی اور تحریری طور پر توجہ دہانیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ اور اگر اخبار کسی ادارہ کی ملکیت ہو تو ایڈیٹر سے بازپُرس کی جاتی ہے کہ فلاں غلطی کیوں رہ گئی۔ حالانکہ اعتراض کرنے والے اور بازپُرس کرنے والے سبھی خوب جانتے ہیں کہ اخباری کتابت (اور کمپیوٹر سے لکھائی) ایک ایسا مرض ہے جو آج تک ہزار جتنوں کے باوجود کبھی دُور نہیں ہوا اور دُور نہیں ہو سکتا۔

اگر ایسے اعتراض کو صرف ردّ کرنا ہی ہو اور الزامی جواب دینا ہو تو ایڈیٹر بڑی آسانی کے ساتھ یہ جواب دے سکتا ہے کہ صاحب! حکومت کے نظم و نسق کی مشینری میں پولیس کو بڑا اہم مقام حاصِل ہوتا ہے۔ اس کے پاس بڑے وسیع ذرائع اور اختیارات ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجُود قتل ہوتے ہیں۔ چوریاں ہوتی ہیں ڈاکے پڑتے ہیں اور دوسرے جرائم ہوتے ہیں۔ لیکن پولیس سے بازپُرس صرف انہی امور میں ہوتی ہے جن میں پولیس کی غفلت پائی جائے۔ ورنہ پولیس کا کام یہ ہے کہ وہ جرائم کی تحقیقات کرے اور مجرموں کو سَزا دِلائے۔ بسا اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ قتلوں اور چوریوں کا سُراغ تک نہیں ملتا۔ پولیس کا محکمہ صدیوں سے قائم ہے۔ لیکن آج تک چور آگے آگے بھاگا جا رہا ہے اور پولیس اس کا تعاقب کر رہی ہے۔ اتنی بڑی طاقت اور وسیع ذرائع کے باوجود آج تک یہ نہیں ہو سکا کہ جرائم بالکل ختم ہو جائیں۔ بعض اوقات پولیس اسٹیشن کے عین سامنے قتل ہو جاتا ہے اور قاتل رُوپوش ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات پولیس کے بڑے بڑے افسروں کے اپنے گھروں میں چوریاں اور ڈکیتیوں کی وارداتیں ہو جاتی ہیں اور نشان تک نہیں ملتا۔ پس جُرم و قانون ہمیشہ سے ایک دوسرے کے پیچھے لٹھ لئے پھر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ انسانی فطرت یا انسانی کمزوری ہے کہ وہ جرائم کرتا ہے۔

عین اسی طرح کاتب کی یہ فطرت ہوتی ہے کہ وہ غلطیاں کرتا ہے۔ ان غلطیوں کی ہزار اصلاح کی جائے، ہزار بار کاتب کو توجّہ دلائی جائے، ہزار بار تنبیہ کی جائے، لیکن اس کا قلم غلطی کر جاتا ہے۔ بلکہ کتابت شدہ کاپی پر اصلاح کے جو الفاظ لکھے جائیں اُن میں بھی غلطی کر جاتا ہے۔

بعض لوگ جنہیں کتابت کی غلطیوں سے قریب کا بھی واسطہ نہیں پڑتا وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ دراصل یہ سارا قصُور کاپی ریڈر کا ہے کہ اُس نے غلطیوں کی اصلاح نہیں کی۔ حالانکہ انہیں عملی تجربہ سے اس کا ذاتی علم نہیں ہوتا۔ اگر وُہ ان مجبوریوں کو جان لیں تو اُن کے اعتراض کی شدّت میں کمی آ سکتی ہے۔ لیجئے کچھ مجبُوریاں پیشِ خدمت ہیں۔

وہ مِسطر یا کاغذ جس پر کتابت کی جاتی ہے زرد رنگ کا ہوتا ہے (آج کل کمپیوٹر استعمال ہوتا ہے)۔ کتابت کی سیاہی کا رنگ بھی زرد سُرخی مائل ہوتا ہے۔ اگر کاتب سیاہی کو گاڑھا رکھ کر لکھے تو کتابت ذرا نُمایاں ہو جاتی ہے ورنہ کاغذ اور سیاہی کے رنگ میں یکسانیت ہونے کی وجہ سے ان الفاظ کو پڑھنا بہت محنت اور بصارت ریزی کا کام ہوتا ہے۔ پھر چونکہ کتابت کے کاغذ میں سیاہ رنگ کی لکیریں کھینچی ہوتی ہیں جن پر کتابت کی جاتی ہے۔ اس لئے بعض الفاظ کا وہ حصّہ یا چھوٹے نقطے جو لکیر پر آ جاتے ہیں اُن پر نظر نہیں جمتی اور غلطی رہ جاتی ہے۔

کاپی ریڈر جب پریس میں جانے سے قبل کتابت شُدہ کاپیوں کو پڑھتا ہے تو مذکورہ بالا مشکل پیش آنے کے باعث اس کی نظر اتنی متاثّر ہو چکی ہوتی ہے کہ بسا اوقات آنکھوں سے پانی بہہ نکلتا ہے۔ آپ نے کبھی پیاز کاٹے ہیں؟ کیا پیاز کاٹتے وقت آپ کی آنکھوں سے کبھی پانی نِکلا ہے؟ ہاں! وہی حالت کاپی ریڈر کی ہوتی ہے۔ اگر آپ کو ان دونوں چیزوں کا تجربہ نہیں ہوا تو ضرور تجربہ کریں۔ آپ کے علم میں اضافہ ہوگا۔ پھر بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ کاتب زیادہ غلطیاں کرنے کا عادی ہوتا ہے (سارا کام مفت میں جو کرتا ہے) ("عادی"، کا لفظ میں نے دانستہ لکھا ہے کیونکہ بعض کاتبوں کو واقعی عادت ہوتی ہے۔) وہ تصحیح شُدہ الفاظ کی کتابت کرتے وقت بھی غلطیاں کر جاتا ہے۔ اگر آپ کاپی ریڈر ہیں تو سر پکڑ کر بیٹھ جائیں گے کہ اب کیا کِیا جائے؟ بدر کے قارئین جانتے ہیں کہ بدر امرتسر میں چھپتا ہے۔ بسا اوقات صُورتِ حال یہ ہوتی ہے کہ اُدھر امرتسر جانے والی ٹرین وِسل دے رہی ہوتی ہے اور اِدھر کاتب، کاپی ریڈر اور ایڈیٹر ایک دُوسرے پر غصّہ جھاڑ رہے ہوتے ہیں۔ جو لوگ بڑی آسانی کے ساتھ یہ فرما دیا کرتے ہیں کہ کتابت کی غلطیاں کاپی ریڈر کی سُستی اور غفلت کے باعث رہ گئی ہیں، اُن کی خدمت میں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ اگر واقعی ایسا ہو اور کاپی ریڈنگ کے بغیر اخبار چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ جائے تو اس کی کیفیت کچھ اس قسم کی ہوگی:۔

| | |
|---|---|
| 1۔ اُس نے دُنیا سے اپنا لوہا منوالیا۔ | 1۔ اُس نے دنیا سے اپنا لوٹا بنوالیا |
| 2۔ اگر واقعیت کے رنگ میں دیکھا جائے | 2۔ اگر واقفیت کے رنگ میں دیکھا جائے |
| 3: یہ نعمت کیسے میسّر آ سکتی ہے | 3: یہ لعنت کیسے میسّر آ سکتی ہ |

4۔ مجسٹریٹ نے ملزم سے دریافت کیا کہ اگر تم اس موقعہ پر موجود نہ تھے تو پولیس نے تمہیں کیسے پکڑ لیا۔ ملزم نے کہا آپ سچ جانیے میں وہاں موجود نہ تھا۔ 4۔ مجسٹریٹ نے ملزم سے کہا آپ سچ جانئے میں وہاں موجود نہ تھا (یعنی ملزم کے لفظ نمبر ۱، ۲ کے درمیان کی ساری عبارت غائب) 5 ...... میں یومِ خلافت کا جلسہ منعقد ہوًا۔ جلسہ کی صدارت محمد محسن صاحب نے کی۔ تلاوت محمد اعظم صاحب نے کی۔ اور پہلی تقریر محمد حنیف صاحب نے کی ہوئی۔ 5 ۔...... میں یومِ خلافت کا جلسہ کی صدارت محمد محسن صاحب نے کی اور پہلی تقریر محمد اعظم صاحب نے کی اور پہلی تقریر محمد حنیف صاحب نے کی ہوئی (یعنی "کی"، کے لفظ کے اِرد گرد کاتب صاحب گھومتے رہے۔ جلسہ کا لفظ دو جگہ آیا لیکن کاتب صاحب نے اختصار سے کام لیا!) 6۔ مجھے یہ کہہ دینے میں کوئی باک محسوس نہیں ہوتا۔ 6۔ مجھے یہ کہہ دینے میں کوئی پاک محسوس نہیں ہوتا (کاتب صاحب کے نزدیک باک کا لفظ چونکہ نیا تھا یا غلط تھا۔ اِس لئے اسے پاک کر دیا۔) 7۔ آج سمندِ تصوّر باگیں تڑوا کر بے قابو ہو رہا تھا۔ 7۔ آج سمندرِ تصوّر باگیں تڑوا کر بے قابو ہو رہا تھا۔ (کاتب صاحب نے خیال کیا کہ سمند تو کوئی لفظ ہی نہیں ہوتا۔ ہو نہ ہو یہ سمندر ہی ہوگا۔ لہذا سمند کو سمندر میں غرق فرما دیا گیا) 8۔ خدا تعالیٰ نے ہار اور جیت تو اپنے ہاتھ میں رکھی ہوئی ہے۔ انسان کا کام ہے کہ محنت کرتا چلا جائے۔ 8۔ خدا تعالیٰ نے ہار اور جنت تو اپنے ہاتھ میں رکھی ہوئی ہے۔ انسان کا کام ہے کہ محبّت کرتا چلا جائے۔

واضح کو واضع۔ ناگزیر کو ناگریز۔ نون کو نونِ غنہ اور نونِ غنہ کو نون۔ رقعہ کو دفعہ بنا دینے کے لئے تو گویا کاتبوں نے قسم کھائی ہوئی ہے۔

یہ نمونہ ہے اس کتابت کا جو کاپی ریڈر کے پاس پہنچتی ہے۔ علاوہ ازیں آپ یقین فرمائیں کہ بعض اوقات تو کاتب صاحب مضمون کی پوری دس دس سطریں چھوڑ جاتے ہیں۔ مثلاً مضمون کی آٹھویں سطر میں صحیح کا لفظ ہے۔ اور پھر اٹھارویں سطر میں صحیح کا لفظ آتا ہے تو درمیان کی دس سطریں غائب۔ اب یہ تو اخبار نویس ہی جانتے ہیں کہ جب کاتب مضمون کے اِس حصّہ کی تصحیح کرے گا تو وہ کتنے کیڑے مارے گا۔ بلکہ بعض اوقات تو یوں بھی ہوًا ہے کہ مضمون کا پُورا صفحہ ہی غائب ہو جاتا ہے!

ایک دِقّت یہ بھی ہوتی ہے کہ باہر سے آئے ہوئے بعض مضامین کی تحریر کاتب کے لئے نئی ہوتی ہے۔ مثلاً اُڑیسہ کے کسی صاحبِ مضمون نے لفظ کوسِمبی کو چلتے خط کوبمبی لکھ دیا تو کاتب کولمبی لکھ دے گا۔ اگر ریڈر یا ایڈیٹر ذاتی طور پر جانتا ہے کہ کوسمبی ایک گاؤں کا نام ہے تو وہ اُسے درست کر دے گا ورنہ کولمبی قائم رہے گا۔ چنانچہ بعض علاقائی خصوصیت کے نام اور الفاظ اِسی طرح غلط ہو جاتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کاتب بعض اوقات عبارت کو چھوڑ جاتا ہے۔ اور جب تصحیح کے بعد اسے عبارت بڑھانی پڑتی ہے تو وہاں وُہ پہلے الفاظ کو مٹا کر گنجان لکھائی کرتا ہے۔

چنانچہ اخبار میں جہاں کہیں آپ عبارت کو گنجان دیکھیں، سمجھ لیں کہ کاتب صاحب کچھ عبارت ہضم کر گئے تھے۔ جو اُنہیں اُگلنی پڑی ہے۔

پھر بعض جگہ وہ ایک ہی عبارت کو دوبارہ لکھ جاتا ہے اور وہاں سے اُسے عبارت کاٹنی پڑتی ہے۔ اس کا اصل طریق تو یہ ہے کہ اگلی پچھلی ساری عبارت کو مٹا کر اور پھیلا کر لکھا جائے۔ لیکن کاتب کی یہ ایک خاص بیماری ہوتی ہے جس سے شفایابی ناممکن سی چیز ہے کہ وہ اتنی محنت نہیں کرتا بلکہ وہ عبارت کو کاٹ کر اس ...... قسم کے نقطے ڈال دیتا ہے۔ چنانچہ آپ جہاں کہیں اخبار میں نقطے دیکھیں وہاں کاتب کا یہی عمل کارفرما ہوگا۔

بعض اوقات مضامین بھی بدخط موصُول ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض الفاظ کاتب سے پڑھے نہیں جاتے تو کاتب ان کے ہم شکل الفاظ لکھ دیتا ہے۔ مثلاً پدر کی بجائے بدر۔ کمانی کی بجائے گمان۔ حرم کی بجائے جُرم۔ گوہر کی بجائے گوبر۔ یہاں آپ یہ یقین فرمالیجئے کہ ننانوے فی صد کاتبوں کو مضمون کے مفہوم سے کوئی دِلچسپی نہیں ہوتی۔ اگر ایسا ہوتا تو جو علم و معرفت کے نکتے کاتبوں کے ہاتھ اور قلم میں سے گزرتے ہیں وہ تو سب علاّمہ بن جاتے۔ لیکن آپ یقین فرمائیں کہ اچھے سے اچھا مضمون لکھ کر بھی کاتب وہی پرائمری پاس کاتب ہی رہتا ہے یا چکنا گھڑا جس پر پانی کی بُوند نہ ٹھہر سکے۔

ایسے بدخط مضامین لکھتے وقت کاتب کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ اسے اصل مضمون کے الفاظ کے ہم شکل الفاظ لکھنے ہیں۔ جس طرح بند پارسلوں کے متعلق پوسٹ آفس کا یہ قانون ہے کہ وہ صرف وزن کے ذمّہ دار ہوتے ہیں اور حالات Contants کی ذمّہ داری ان پر نہیں ہوتی۔ اِسی طرح کاتب کا قانون کہتا ہے کہ وُہ وزن کا ذمّہ دار ہے اندرونی جزئیات کی صحت کا ذمّہ دار نہیں!۔

اخبار نویسوں کی یہ انتہائی خواہش اور کوشش ہوتی ہے کہ ان کے اخبار میں کبھی کوئی غلطی اور خامی نہ ہو۔ لیکن اس مجبوری کا کیا کیجئے کہ قلم کاتب کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور پھر کتابت کے کاغذ (مِسطر) اور سیاہی کا رنگ اتنا یکساں ہوتا ہے کہ اسے پڑھنا بھی ایک مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ اور پھر پڑھنے کے بعد تصحیح شدہ عبارتوں کی صحت کے بارہ میں اطمینان کر لینا تو اَور بھی مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ کتابوں کے اغلاط ناموں میں بھی غلطیاں رہ جاتی ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح پولیس کی زبردست قوّت اور دفاعی کوششوں اور احتیاطی تدبیروں کے باوجود چور ڈاکو اپنا "روزگار"، چلائے ہی رکھتے ہیں۔

پھر یہ بھی تو عین ممکن ہے کہ کتابت کی کوئی غلطی کاپی ریڈر یا ایڈیٹر کی نظروں سے اوجھل رہے۔ کیونکہ وہ بھی انسان ہی ہوتے ہیں اور ان کے متعلق یہ قیاس کر لینا زیادتی ہوگی کہ وہ اپنی طرف سے پُوری کوشِش نہیں کرتے۔

علاوہ ازیں بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ کتابت شدہ کاپیاں پریس میں جا کر خراب ہو جاتی ہیں۔ بعض عبارتیں اُڑ جاتی ہیں۔ بعض الفاظ مٹ جاتے ہیں۔ بعض اوقات کوٹے کا کاغذ گھٹیا قسم کا ملتا ہے۔ جس پر اچھی بھلی سیاہی بھی پھیل جاتی ہے۔

بہر حال جہاں تک اخبار میں کتابت کی غلطیوں اور دوسری مذکورہ بالا خامیوں کا تعلق ہے، اُن کا (بقیہ۔ صفحہ ۴ پر)

Vol. Monthl Akhbar-e-Ahmadiyy German Issue 13

National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-506886360, Email: akhbar3@yahoo.com

# جرمنی کے شب و روز

## ناقص خوراک کا بچوں کی صحت پر اثر

(جرمن اخبار Welt am Sonntag سے اقتباس)

صارفین کے حقوق کی وزیر محترمہ Renate Künast (Grüne) نے کھانے پینے کی اشیاء تیار کرنے والی کمپنیوں کو قصور وار ٹھہرایا ہے کہ ان کی تیار کردہ خوراک کی وجہ سے جرمنی میں بچے اور نوجوان موٹے ہو رہے ہیں۔ اس لئے کہ کمپنیاں اشیاء تیار کرتے وقت گھی، چینی، کاربن ہائڈریٹ اور نمک کے استعمال کو کم کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتیں۔

اس سلسلہ میں محترمہ Renate Künast کی کمپنیوں کے نمائندگان کے ساتھ گزشتہ چند مہینوں سے گفتگو چل رہی ہے مگر وہ ان کو ابھی تک اس بات پر آمادہ نہیں کر سکیں کہ وہ اپنی تیار کردہ اشیاء کے متعلق اشتہار صحیح اور مکمل ہدایات کے ساتھ دیں جبکہ محترمہ Renate Künast کئی سال سے اس بات کا اظہار کر رہی ہیں کہ غلط خوراک کی وجہ سے بچوں کی صحت خراب ہونے کا خدشہ ہے۔ اس سلسلہ میں جو اشیاء صحت کے لئے زیادہ مضر ثابت ہو رہی ہیں، ان میں چپس، پومس، برگر، چاکلیٹ اور ایسی پینے کی اشیاء جن میں چینی استعمال ہوتی ہے شامل ہیں۔ کمپنیوں کو چاہیے کہ ایسی مصنوعات کو بدلنے کی کوشش کریں۔ جبکہ کمپنیوں کا کہنا ہے کہ ہماری مصنوعات معیاری ہیں۔

## ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر سخت جرمانے

ایک خبر کے مطابق جرمنی کی وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے ٹریفک قوانین کی پابندی نہ کرنے والوں کو سخت یعنی بھاری جرمانے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آئندہ سال کے شروع سے ہی ڈرائیونگ کے دوران بغیر head set کے موبائل ٹیلیفون استعمال کرنے والوں کو اب پہلے سے زیادہ جرمانہ ہوگا۔ ٹریفک کے وزیر نے بتایا ہے کہ پہلی دفعہ یہ قانون بنایا ہے کہ بس میں اگر بیلٹ کی سہولت موجود ہو اور سواریاں بیلٹ نہ لگائیں گی تو اس پر 30 یورو جرمانہ ہوگا۔ اور ان بسوں پر بھی جرمانہ ہوگا جو تیز رفتار ہونگی یا جن میں کوئی فنی خرابی پائی جائے گی۔

ٹریفک کا یہ نیا بڑھانے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ فروری 2001ء میں اس سلسلہ میں جو قانون بنایا گیا تھا، لوگوں نے اس پر عمل نہیں کیا۔

---

## جرمنی میں اکثر بچے یہ نہیں جانتے کہ کرسمس کا دن کیوں منایا جاتا ہے

جرمنی کے صوبہ نارڈرائن ویسٹ فالن کے شہر Hückelhoven میں بچوں کے بارہ میں تحقیق کرنے والے ایک ادارے نے ۷۰۰ بچوں سے سوالات کئے۔ جس سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ گو کرسمس ڈے سے متعلق گانے بھی گائے جاتے ہیں اور کھلونے بھی اس طرح کے بنائے جاتے ہیں کہ جن سے اس دن کی اہمیت او اضح ہو، اسکے باوجو ا بچوں کی بڑی تعداد کرسمس کا دن منانے کی وجہ نہیں جانتی۔

گزشتہ ہفتہ کے روز لئے گئے جائزے میں ۶ سے ۱۲ سال کے بچے شامل تھے۔ 39 فیصد بچے یہ نہیں جانتے تھے کہ ہم کرسمس کیوں مناتے ہیں۔ ہر پانچویں بچہ کی اس ضمن میں معلومات غلط یا نہ ہونے کے برابر تھیں۔ اور متعدد بچوں نے کرمس کے تہوار کو منانے کی وجہ موسم سرما بتایا اور یہ کہ Weihnachtsmann آئے گا۔ نیز بچوں نے یہ بھی بتایا کہ یہ دن شروع سے ہی منایا جاتا ہے۔ اور کچھ بچوں نے یہ وجہ بتائی کہ اس دن کھانے کو اچھی اچھی چیزیں ملتی ہیں اور چھٹیاں بھی ہوتی ہیں۔ یا یہ کہ اس دن دادی اماں آتی ھیں۔ بعض بچوں کے خیال میں یہ دن اس لئے منایا جاتا ہے کہ دوکانداروں کی اشیاء زیادہ سے زیادہ فروخت ہوں۔ ۹ فیصد بچوں نے کہا کہ اس تہوار کی اہمیت اس وجہ سے ہے کہ اس دن بچوں کو تحفے دئے جاتے ہیں۔

---

## یورپی اتحاد EU کی اسائلم پالیسی پر اقوام متحدہ کی تنقید

جنیوا۔ برسلز 24 نومبر جرمن اخبار کے مطابق اقوام متحدہ کے ادارہ برائے امور مہاجرین (UNHCR) نے سوچی سمجھی اپنی مرضی کے تحت اسائلم کیس چلانے پر یورپین یونین (EU) کی پالیسی پر فکرمندی ظاہر کی ہے۔ UN مہاجرین کے ہائی کمشنر Ruud Luubber نے اس طریقہ کار کو غیر معیاری قرار دیا۔ سوموار کو جنیوا میں انھوں نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ اس بارے میں ان کا قانونی کتابچہ جو آسانی سے دستیاب بھی نہیں ہے۔ پناہ حاصل کرنے والوں کے لئے مذید مشکلات اور غیر یقینی صورت حال کا باعث ہوگا۔ انھوں نے یہ بات یورپین یونین کے سینٹ کے چیرمین اور وزیر اعظم اٹلی مسٹر Berlusconi کو لکھیں۔ انھی خدشات کا اظہار انسانی حقوق کی تنظیم امنیسٹی انٹرنیشنل (Amnesty International) نے بھی کیا ہے۔ UNHCR نے اسائلم لینے والوں کو خبردار کیا ہے کہ اس طریقہ کار کے بعد ان ملکوں میں اس کا عمل درآمد بڑی چالاکی اور ہوشیاری سے کیا جائے گا، اسلیا یسی صورت حال بھی سامنے آسکتی ہے جو پہلے کبھی بھی دیکھنے میں نہیں آئی۔

---

## بقیہ کتابت کی غلطیاں

اعتراف کرتے ہوئے بھی یہ حقیقت اپنی جگہ پر مُسلّم ہے کہ غلطیوں کا رہ جانا ناگزیر ہوتا ہے۔ ورنہ جان بُوجھ کر کون اپنے ذمّہ بدنامی لیتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ غلطی کس سے نہیں ہوتی؟ فرق صرف اتنا ہے کہ عام افراد کی غلطیاں ان کی ذات یا اُن کے گھر کی چار دیواری تک محدُود رہتی ہیں۔ لیکن اخبار چونکہ اپنی غلطیاں بغل میں دبائے ریل پر سوار ہو کر یا ہوائی جہاز پر اُڑ کر دُور دراز مقامات پر پہنچتا ہے اس لئے اخبار والے بدنام ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کی غلطیاں دُوسروں سے کوئی انوکھی اور زیادہ سنگین نہیں ہوتیں۔ مگر دُنیا کا قانون یہی ہے کہ جُرم وہی ہے جو پکڑا جائے۔

اور جس جُرم پر پردہ پڑا رہے وہ جُرم نہیں ہوتا۔ اور اخبار نویسی کا جُرم چونکہ منظرِ عام پر آجاتا ہے اور سینکڑوں قارئین اپنا حق جان کر اس پر تنقیدی نگاہ ڈالتے ہیں۔ اس لئے اعترافِ جُرم بھی کرنا ہی پڑتا ہے۔

اب اِس اعترافِ جُرم کے بعد اگر آپ چاہیں تو اخبار نویسوں کے لئے کوئی سزا بھی تجویز فرما سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کو اس کا حق حاصِل ہے۔ اخبار آپ کا ہے اور اخبار نویس اور کاتب آپ کے ادنیٰ ملازم (رضا کارانہ کام کرنے والے) ہیں۔ لیکن ایک درخواست کرنا ضروری ہے کہ

”پہلا پتھر وہی مارے جس نے کبھی کوئی غلطی نہ کی ہو۔!!،،

ایک بہت بڑی مشکل جو اخبار کے سارے عملے کو باری باری پیش آتی ہے یہ ہوتی ہے کہ بعض مضمون نویس کوئی مضمون بھجواتے ہیں تو گو وہ مضمون اپنے نفسِ مضمون کے اعتبار سے کتنا ہی بلند ہو لیکن اپنی بدخطی کی وجہ سے اِس قابل ہوتا ہے کہ جی چاہتا ہے مضمون بھجوانے والے پر دفعہ ۳۰۲ (پاکستانی آئین والی) کے تحت مقدمہ دائر کر دیا جائے۔ کیونکہ وہ مضمون دراصل مضمون نہیں ہوتا بلکہ مضمون کا قتل ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ ایسے ہی مواقع کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے اس لئے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

پھر عجیب بات یہ ہے کہ ایسے بد خط مضمون والے صاحب چاہتے یہ ہیں اور چاہتے ہی نہیں بلکہ تاکید بھی لکھ بھیجتے ہیں کہ ”دیکھئے! مضمون میں کوئی غلطی نہ رہ جائے،،۔ حالانکہ اگر ان کا مضمون کسی ”عالمی بدخطی،، کی نمائش میں رکھا جائے تو اگلے پچھلے ریکارڈ توڑ جائے۔

ایسے مضامین پر پہلے تو ایڈیٹر کو خود مغز پچی کرنی پڑتی ہے۔ اور صاحبِ مضمون نے جن الفاظ کا اپنی بدخطی کے تیز دھار آلے سے مُثلہ کیا ہوتا ہے اُنہیں جوڑنا اور ٹھیک کرنا پڑتا ہے۔ اور چونکہ اصل مسودہ پر تصحیح کرنے سے وُہ مضمون جابجا کٹ پھٹ جاتا ہے۔ اس لئے جب وہ مضمون کاتب کے پاس بھجوایا جاتا ہے تو اس کا حُلیہ یوں ہوتا ہے جیسے تازہ لکھی ہوئی عبارت پر بارش کی بُوندیں پڑ جائیں۔ ظاہر ہے کہ ایسا مضمون کاتب کے لئے بھی دردِ سر کا پیغام لاتا ہے۔ اور اسے لکھنے کے بعد کاتب کو اپنی عینک کا نمبر بھی بدلنا پڑتا ہے بہرحال کاتب جیسے تیسے کر کے کچھ مضمون کے الفاظ لکھ کر کچھ اپنے پاس سے الفاظ ڈال کر اور کچھ اپنی ”عادت،، کو پُورا کر کے لکھ دیتا ہے۔

اب اس کی کاپی ریڈنگ کا مرحلہ آتا ہے۔ یقین فرمائیے کہ ایسے مواقع پر کاپی ریڈر بیچارا سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ ایک آنکھ مسودے پر اور دُوسری کتابت پر اور اس کی کیفیت یہ ہوتی ہے جیسے وہ دو ایسے گھوڑوں کو بیک وقت پکڑنا چاہتا ہو جو مخالف سمتوں میں بھاگے جا رہے ہوں!

آپ شاید یقین نہ فرمائیں لیکن یہ بھی تو ایک حقیقت ہے کہ بعض مضامین ایڈیٹر کے پاس ایسے بھی پہنچتے ہیں جو اتنے بدخط ہوتے ہیں یا ایڈیٹر کے نزدیک اس قدر زیادہ اصلاح کے قابل ہوتے ہیں کہ ایڈیٹر کو پُورے کا پورا مضمون نقل کر کے کاتب کو دینا پڑتا ہے اور یہ کام محض ”حصُولِ ثواب،، کے لئے خدمتِ خلق یا ”خدمتِ مضمون نویس،، کے طور پر کرنا پڑتا ہے۔ آخر پر یہ گزارش کرنا ضروری ہے کہ آپ اخباری غلطیوں اور خامیوں کی طرف ضرور توجہ دلایا کیجئے کیونکہ اس سے اصلاحِ احوال ہوتی ہے۔ لیکن جو کچھ تحریر فرمائیے وُہ ایسا ہو کہ اُسے پڑھنے کے لئے عینک کا نمبر نہ بدلنا پڑے!!! (بدر 25 جون 1964)

## بقیہ۔ رمضان المبارک

اس کے علاوہ مختلف حلقہ جات میں مریضوں کی عیادت کی خاطر آلٹن ہائیم کے دورہ جات کئے گئے جہاں بوڑھوں کی مزاج پرسی کی گئی۔ سحری و افطاری کے اوقات میں سادگی کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی درس القرآن و دعا میں پوری دنیا کے احمدیوں کے ساتھ جرمنی کے احمدیوں نے بھی بذریعہ ایم ٹی اے شرکت کی۔

## بقیہ خلاصہ تقریر جلسہ سالانہ

نصیر احمد بابر صاحب شہید انچارج شعبہ فزکس قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد، مایہ ناز ہارٹ سرجن مکرم مسعود الحسن نوری صاحب، مرزا منور احمد صاحب انجنیئر برائے ایٹمی ٹیکنالوجی، ڈاکٹر مجیب الرحمٰن صاحب، ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب، اور امجد احمد صاحب شامل ہیں۔ تقریر کے آخر میں آپ نے احادیث رسول ﷺ اور ارشادات حضرت مسیح معوڈ کی روشنی میں علم حاصل کرنے اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔

---

احباب جماعت وعہدہ داران اپنے مضامین اور دینی سرگرمیوں کی رپورٹس ”اخبار احمدیہ میں چھپوانے کے لئے،، شعبہ تصنیف، بیت السبوح کے پتہ پر بھجوائیں اور اس کے لئے "Inpage" کمپیوٹر پروگرام استعمال کریں۔ مضامین مندرجہ ذیل ایڈریس پر برقی ڈاک (E-mail) کے ذریعہ بھی بھجوائے جاسکتے ہیں۔

akhbar3@yahoo.com